صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں سوموار مورخہ 3 جنوری 2022ء بمطابق 29 جمادی الاوّل 1443 ہجری بعداز دوپہر دو بجکر ستاون منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ

وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِیْنَ O فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِ حَاصِبًاO وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّیْحَةُ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ O وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَO مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ O اِتَّخَذَتْ بَیْتًا وَ اِنَّ اَوْهَنَ الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ الْعَنْكَبُوْتِ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ۔

(ترجمہ): اور قارون وفرعون وہامان کو ہم نے ہلاک کیا موسیٰؑ اُن کے پاس بیّنات لے کر آیا مگر انہوں نے زمین میں اپنی بڑائی کا زعم کیا حالانکہ وہ سبقت لے جانے والے نہ تھے۔ آخر کار ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ میں پکڑا، پھر ان میں سے کسی پر ہم نے پتھراؤ کرنے والی ہوا بھیجی، اور کسی کو ایک زبردست دھماکے نے آلیا، اور کسی کو ہم نے زمین میں دھسا دیا، اور کسی کو غرق کر دیا اللہ اُن پر ظلم کرنے والا نہ تھا، مگر وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے۔ جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دُوسرے سرپرست بنا لیے ہیں اُن کی مثال مکڑی جیسی ہے جو اپنا ایک گھر بناتی ہے اور سب گھروں سے زیادہ کمزور گھر مکڑی کا گھر ہی ہوتا ہے کاش یہ لوگ علم رکھتے و آخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ "کوئسچنز آور":

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی اکرم درانی صاحب۔

رسمی کارروائی

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ۔ دو ضروری مسئلے تھے، موجودہ جو حالات ہیں، اس کے بارے میں آپ کے توسط سے میں حکومت کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ ہے کہ پورے صوبے میں لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ گھمبیر ہو چکا ہے، روزانہ قتل عام اور خاتون جب گھر سے نکلتی ہے تو اس پر حملہ ہوتا ہے، شہری جب گھر سے نکلتا ہے تو Mobile snatching ہے، مہنگائی اتنی بڑھ گئی ہے کہ لوگوں کا ابھی گزارا نہیں ہو رہا ہے، پورے صوبے میں بہت زیادہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ خراب ہے، میرے ضلع بنوں میں روزانہ، گورنمنٹ کا کوئی نام و نشان نہیں ہے، عوام کو چھوڑیں، ابھی عوام کی آپ فکر نہ کریں، ہر تیسرے دن ایک پولیس والا اے ایس آئی، محرر یا بے چارہ سپاہی نامعلوم لوگ اس کو قتل کرتے ہیں، یہ واقعات اتنے بڑھ گئے ہیں، ہمارے جنوبی اضلاع لکی میں تقریباً پانچ چھ کیسز ہوئے، ڈی آئی خان میں ہوئے، کرک میں ہوئے ہیں لیکن بنوں میں روزانہ ہر تیسرے دن اس طرح کے واقعات ہوتے رہتے ہیں، گورنمنٹ کے اپنے پولیس کے سپاہی، اپنے اے ایس آئی، ایس ایچ او وہاں پر قتل ہوتے ہیں تو وہ نامعلوم ایف آئی آر درج کرتے ہیں، Investigation اس کی اتنی Weak ہے کہ وہ ابھی تک پورے جنوبی اضلاع میں ایک آدمی کو بھی گرفتار نہیں کر سکے کہ قاتل فلاں ہے، لہذا پولیس کا جو مورال ہے وہ انتہائی گر رہا ہے، جب اتنا زیادہ نیچے آ جائے تو پھر میرے خیال میں وہاں پر حالات کنٹرول کے قابل نہیں ہونگے۔ میں ایک دلخراش واقعہ آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں، تین دن ہوئے ہیں کہ وہاں پر ایک ٹیکسی ڈرائیور تھا کوٹ بیلی کا، فرحت اللہ اس کا نام تھا، اس کو گاڑی کے ساتھ اغواء کر رہے تھے، اس نے وہاں اپنی گاڑی ایک نالے میں گرا دی تو پھر ان ظالموں نے اس پر تین فائر کئے، اسی گاڑی کے اندر ہی اس کو شہید کر دیا۔ لوگ روزانہ روڈ بلاک کرتے ہیں، پورا دن وہاں پر اس بے چارے کے حق میں عوام آتے ہیں، پولیس والوں نے وہاں پر ہر ایک ضلع میں دفعہ 144 لگائی ہے، اگر لائسنس دار اسلحہ ہے تو وہ بھی کوئی گھر سے نہیں نکال سکتا، اپنے ساتھ حجرے میں بھی، لوگوں کو بالکل نہتے کیا ہے، وہاں پر اگر کسی کی دشمنی ہے تو وہ اپنی ضرورت کے مطابق ان کو اپنے ساتھ شہر بھی لے جا سکتے ہیں لیکن اس پر بھی مکمل پابندی ہے۔ جب کوئی

گھر سے نکلتا ہے تو اس کو پکڑتے ہیں کہ دفعہ 144 ہے، روزانہ کی بنیاد پہ یہ حالت ہے، میں نے پولیس کی باتیں بھی کیں کہ پولیس کو لوگوں نے اغواء کیا اور ان کو اسلحہ کے ساتھ لے گئے، میں اس لئے گورنمنٹ کے نوٹس میں لا رہا ہوں کہ اتنی کمزور حکومت کے ہوتے ہوئے ہماری فورس جو ہے وہ مزید کام نہیں کرے گی۔ میں ایک اور دلخراش واقعہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں، نواب خان بنوں کا علاج کے لئے کارڈیالوجی سنٹر حیات آباد آیا، میرے گھر کے نزدیک جب بے چارہ ٹیکسی سے نیچے اتر کر آیا تو بیٹے نے کہا کہ میں تقاضے کے لئے جاتا ہوں، وہاں پر کچھ لوگ آئے کہ یہ پانچ ہزار کا نوٹ مجھے توڑوا دیں، جب اس نے جیب سے پیسے نکالے، اس پہ وہ ٹوٹ پڑے، وہ بوڑھا آدمی تھا، اس کو پکڑ لیا، جب اس کا بیٹا ادھر آگیا تو انہوں نے اس پر چاقو کا وار کیا جو کہ سیدھا ان کے دل پہ لگا، ادھر ہی ان کی موت ہو گئی، اس کے بیٹے کو اتنا لہولہان کیا کہ اس نے میرے گھر فون کیا، میں نے اپنے پی ایس او اور اپنے گن مین کو فوراً کہا کہ آپ پہنچ جائیں، وہاں پر ہم نے ان کا پوسٹ مارٹم کیا، وہاں پر ان کے بیٹے کی پٹی کرائی، پھر ایمبولینس میں بنوں بھیج دیا، میں نے ایس ایس پی پشاور کو تین بار فون کیا کہ وہاں پر کیمرے لگے ہیں، یہ لوگ کیمرے میں آگئے ہیں، پھر میرا بنوں میں بڑا جلسہ عام تھا، اس کا بیٹا میرے پاس آیا کہ وہ غلط لوگوں کو گرفتار کر رہے ہیں، میں ان لوگوں کو جانتا ہوں، ویڈیو میں بھی فوٹو ہے، پولیس والے پھر ایسے آدمی اس وقت پکڑ لیتے ہیں، خانہ پوری کر لیتے ہیں، میں نے ایس ایس پی پشاور کو کہا کہ یہ عام کیس نہیں ہے، اس کو ہم ہر سطح پہ لے جائیں گے، اگر ایک آدمی دل کی بیماری کے علاج کے لئے آتا ہے اور چاقو سے اس کے دل پر وار ہوتا ہے، اس سے اور شرمندگی کیا ہے گورنمنٹ کے لئے؟ یہ روزانہ کے معاملات ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، خدارا اس کا نوٹس لیا جائے، اگر یہ بے چارے علاج کے لئے آتے ہیں، اگر یہ دہشت گردی ہے تو اس کو 788 دینی چاہیئے تھی تاکہ ان کو کم از کم پیسے تو اس کو ملیں۔ دہشت گردی اس سے اور کیا ہو سکتی ہے کہ آدمی اٹھائیں یا اغواء کر لیں، اس کے بعد آپ اس کو مروا دیں؟ یہ معاملات میں نے آئی جی صاحب کے نوٹس میں بھی لائے ہیں کہ کب تک لوگ روڈوں کو بند کریں گے، روڈوں پر بیٹھیں گے، پھر وہ ایف آئی آر درج کرینگے؟ یہ پشاور کا بھی معمول ہے، پورے صوبے کا بھی ہے، خدارا اس پہ کوئی ایکشن لینا چاہیئے، میں تو بڑے ادب کے ساتھ اپنے وزیر اعلیٰ پہ حیران ہوں کہ ٹس سے مس نہیں ہو رہا، اسمبلی کا یہ حال ہے کہ اس اسمبلی میں کوئی آنے کے لئے تیار نہیں ہے، یقین جانیں کہ میں اپوزیشن ممبروں کو فون کرتا ہوں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم کیوں آئیں، نہ ہمیں صحیح جواب ملتا ہے، نہ کسی وزیر کے جواب پہ عمل ہوتا ہے؟ خدارا میں تو ہمیشہ آپ کو ہاتھ

جوڑ کر بات کرتا ہوں کہ یہ اسمبلی کا جب اجلاس آتا تھا تو ہم خوش ہوتے تھے کہ کل اسمبلی کا اجلاس ہے، آپ خود ہوتے تھے، ابھی یہ حال ہے کہ آپ پہ بھی بوجھ ہے، میں کس طرح Face کرونگا؟ مجھے پتہ ہے، آپ کی بات میں کرلونگا، آپ نہیں کر سکتے، آپ جب یہاں پر آتے ہیں، ہال کو خالی دیکھتے ہیں تو آپ کا چہرہ مجھے بتاتا ہے کہ آپ کے چہرے پہ کتنی افسردگی ہے، آپ کس طرح اس کو کرتے ہیں۔ گورنمنٹ کا بھی یہی حال ہے کہ جونیئرز یہاں آجاتے ہیں، سینیئرز اپنی توہین سمجھتے ہیں، آپ نے کئی بار کہا کہ سیکرٹری، جوائنٹ سیکرٹری یا سپیشل سیکرٹری آئے گا لیکن بلانے پہ بھی نہیں آتے، کون کونسے مسئلے پہ میں بات کروں؟ گیس کی لوڈشیڈنگ ہے، بجلی کی بھی لوڈشیڈنگ ہے، بجلی تو ہے بھی نہیں، ہمارے علاقے میں تو آپ یقین کریں کہ میں ابھی الیکشن کے دوران چار دن کے لئے گیا تھا، میں اپنے حجرے میں جب پروگرام کے بعد آیا تو نماز کا ٹائم تھا لیکن وضو کے لئے پانی نہیں تھا، میں نے اپنے سٹاف کو کہا کہ اے سی کو فون کریں کہ اتنی بجلی تو چھوڑیں کہ ہم وضو کرلیں، آپ روزانہ روڈوں پہ پورے صوبے میں لوگوں کو دیکھ رہے ہیں کہ گیس کی لوڈشیڈنگ پہ روڈ بند کرتے ہیں، بجلی کی لوڈشیڈنگ پہ لوگ روڈ بند کرتے ہیں، مہنگائی اتنی بڑھ گئی ہے کہ غریب آدمی کا گزارا نہیں ہو رہا ہے، کوئی ایسی حکمت عملی بنائی جائے، اگر حکومت بے بس ہے، ہمارے وزیراعلیٰ بے بس ہیں، آپ مہربانی کر کے چیف پیسکو کو بلائیں، وہ کہتے ہیں کہ لوڈشیڈنگ نہیں ہے، یہ سارے ممبران کے حلقوں میں گھنٹوں گھنٹوں کی لوڈشیڈنگ ہوگی، کوئی بتا سکے گا؟ چونکہ گورنمنٹ کے لوگ اس طرح بات نہیں کرتے، وہ اپنی حکومت کا لحاظ رکھتے ہیں کہ اپنی حکومت کے خلاف کیوں بات کریں؟ جب گیس کی لوڈشیڈنگ ہو، بجلی بھی نہ ہو تو پھر حکومت کی ذمہ داری کیا رہی، وہ اپنی ذمہ داری کو کس طرح نبھا رہے ہیں؟ ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، چونکہ ہم پر ذمہ داری ہے کہ آپ کیوں بات نہیں کرتے، حکومت کے منسٹرز مجبور ہوتے ہیں، حکومت کے ایم پی ایز تو مجبور ہوتے ہیں، اپنی حکومت کی مخالف بات نہیں کر سکتے، اگر کریں گے تو پھر وزیراعلیٰ ان سے ناراض ہوتے ہیں، جب ناراض ہوتے ہیں تو وہ فنڈ نہیں دیتے، اپوزیشن کا یہ حال ہے، آپ کے سامنے اس چیف منسٹر نے ایگریمنٹ کیا، میرے دفتر آیا، وہاں پر ایگریمنٹ کیا لیکن میں اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے، اس صوبے کا سابقہ وزیراعلیٰ، وفاقی وزیر، صوبے کا صوبائی وزیر اور مشیر کی حیثیت سے اور دو بار اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے آپ کے سامنے کھڑا ہوں، یہ پونے چار سالوں میں ایک لاکھ روپے میرے حلقے کو نہیں ملے، کسی مد میں بھی، اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو پھر اپوزیشن اور گورنمنٹ ایک دوسرے کو دشمن کی طرح دیکھیں گے۔ آپ نہیں تھے،

میں نے یہ مسئلہ اٹھایا،آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں،ابھی جو میئر بنے ہیں، تحصیل ناظم بنے ہیں،ان کے لئے منصوبہ بندی ہو رہی ہے کہ ان کے اختیارات کو کم کیا جائے،آپ کی کرسی نگہبان ہے،اس ہاؤس کے وقار کی اور قانون سازی کے لئے بھی،اگر ایسی قانونی سازی ہوتی ہے یا پھر Rules of Business آتے ہیں کہ اس سے جمہوریت کو نقصان ہو تو پھر آپ اس کو رکوانے کی کوشش کریں۔ایک بار پھر آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے ٹائم دیا، میں نے آپ کو افسردہ کیا جس کے لئے میں معذرت خواہوں،آپ ناراض نہ ہو،چونکہ بولنے کا ہمارا حق ہے،آپ کا بہت شکریہ۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: Thank you. 'Questions` hour': Question No. 13015, Mr. Khushdil Khan (not present). Question No. 13088, Mr. Sirajuddin (not present). Question No. 13622, Hafiz Isamuddin (not present). Ms. Shagufta Malik Sahiba, Question No. 12613.

* 12613 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر آبکاری و محاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا محکمہ ہذا لگان ذخیرہ کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں میں محکمہ نے کتنا لگان کس کس مد میں ذخیرہ کیا ہے،اس کی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے، نیز اس کے ذخیرہ کرنے پر محکمہ کے کتنے اخراجات آئے ہیں،اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب خلیق الرحمان (مشیر آبکاری و محاصل): (الف) نہیں۔

(ب) محکمہ آبکاری و محاصل لگان ذخیرہ نہیں کرتا ہے اور نہ ہی لگان جمع کرنا اس کے فرائض منصبی میں شامل ہے،لہذا لگان کی مذکورہ تفصیل کے لئے متعلقہ محکمہ سے رجوع کیا جائے۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، جو سوال میں نے کیا تھا،ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کے پاس اس وقت یہ جو لگان کی ذمہ داری تھی،اب جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ یہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے، آپ کا جو ڈیپارٹمنٹ ہے،ان سے پوچھیں۔ظاہری بات ہے کہ یہ اب فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس آیا ہے اور جو ایکسائز ڈیپارٹمنٹ نے جواب دیا ہے، میرے خیال میں یہ تو Business Rules میں بھی ہے اور یہ ان کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اگر اسمبلی کی طرف سے ان کے پاس ایک سوال جاتا ہے تو وہ Concerned department کے پاس بھیجیں،ان کے پاس Already وہ تھا،اس کے بعد فنانس کے پاس گیا لیکن یہ

جواب دیکھیں سر، ایسے ہی Non serious تو مجھے اس جواب پہ بڑی حیرت ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کس طرح کے جوابات اسمبلی میں بھیجتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی خلیق صاحب۔

مشیر آبکاری و محاصل: جناب سپیکر صاحب، ایسا ہے کہ جو انہوں نے کوئسچن کیا تھا، اس کا تو ان کو جواب ڈیپارٹمنٹ نے دے دیا ہے، میں نے جو اپنی معلومات کی ہیں، اس میں یہ ہے کہ لگان جو تھا یہ ایک مالیہ تھا جو کہ 1980 کے بعد سرے سے لگا ہی نہیں ہے، اس کا تو کوئی وجود ہی نہیں ہے، اس میں ہمیں بھی نہیں پتہ کہ اس وقت کس ڈیپارٹمنٹ کے پاس یہ تھا؟ جواب ان کو ملا ہے، میرے خیال میں یہی جواب ہے، یہ کوئسچن اگر دوبارہ Different کر کے لے آئیں، ہم اس کا جواب دے دیں گے۔ اگر ہم سے Related ہو تو ہم جواب دے دیں گے ورنہ دوسرے جو ڈیپارٹمنٹس ہیں وہ جواب دے دیں گے۔

جناب سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، انہوں نے تو جواب میں خود لکھا ہے کہ جو متعلقہ ڈیپارٹمنٹ ہے، متعلقہ ڈیپارٹمنٹ تو پھر اگر ان کے پاس اتنا Important department ہے ایکسائز کا، تو یہ لگان ان کی ذمہ داری نہیں ہے، یہ ان کو پتہ ہے کہ کس ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے، ان کو بھیجنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو کہتے ہیں کہ 1980 کے بعد لگا ہی نہیں ہے اور نہ اس ڈیپارٹمنٹ کا وہ ہے۔

محترمہ شگفتہ ملک: نہیں، میری تو جتنی معلومات ہیں، یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے۔

Mr. Speaker: But this is not the Finance Minister, he is Minister for Excise & Taxation. So, you will have to bring some new Question for Finance Department, so we will ask them for the answer.

محترمہ شگفتہ ملک: ٹھیک ہے سر، مجھے-----

Mr. Speaker: Thank you very much. Question No. 12738, Nighat Yasmeen Sahiba.

* 12738 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع شمالی وزیرستان (سابقہ فاٹا) محکمہ صنعت و حرفت و ٹیکنیکل ایجوکیشن کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو؛

(1) مذکورہ محکمے کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(2) مذکورہ محکمے کے لئے کل کتنا فنڈز ریلیز کیا گیا ہے؛

(3) مذکورہ محکمے نے کتنا فنڈ تا حال خرچ کیا ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): (الف) ہاں یہ سچ ہے کہ صوبائی حکومت نے محکمہ صنعت و حرفت اور تکنیکی تعلیم کے زیر نگرانی شمالی وزیرستان (سابقہ فاٹا) میں جاری سکیموں کے لئے رواں مالی سال 22-2021ء میں ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں۔

(ب) (1) موجودہ مالی سال کے تحت مذکورہ سکیم کے لئے 59 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(2) اس سال ان چھ منصوبوں کے لئے اب تک جاری شدہ رقم 64.810 ملین روپے ہے۔

(3) ان منصوبوں کی کل لاگت 795.751 ملین روپے ہے جس میں اب تک خرچ شدہ فنڈ 160.834 روپے ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں نے سوال نمبر 12738 میں صوبائی حکومت سے محکمہ صنعت و حرفت ٹیکنیکل ایجوکیشن میں ضلع شمالی وزیرستان کے شعبے کے لئے کتنا ترقیاتی فنڈ مختص ہوا ہے؟ جواب میں مجھے بتایا گیا ہے کہ 2017ء سے کل پراجیکٹس کی لاگت 795 ملین روپے ہے جس میں ابھی تک خرچ شدہ رقم 160 ملین روپے ہے۔ اگر آپ سیریل نمبر 6 پہ دیکھیں تو اس پراجیکٹ کی Cost 191 ملین روپے ہے، 2021ء اور 2022ء کے لئے مختص کی گئی رقم پانچ ملین ہے اور جاری رقم جو ہے تقریباً 11 ملین روپے ہے جس میں تقریباً۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بجلی کا کیا ایشو ہے؟ ہمارا یہاں کا Fault ہے، مجھے بتایا جائے کہ فوری طور پہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ واپڈا والوں کو، ابھی درانی صاحب بھی کہہ رہے تھے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں دیکھتا ہوں کہ اگر ادھر کا Fault ہے تو بھی دیکھتا ہوں ورنہ میں CEO کو بلاتا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب، اگر آپ سیریل نمبر 6 میں دیکھیں تو اس پراجیکٹ کی Cost 191 ملین روپے ہے اور 2021ء اور 2022ء کے لئے مختص کی گئی رقم جو ہے وہ پانچ ملین روپے ہے اور جاری رقم تقریباً 11 ملین روپے ہے جس میں سے خرچ پانچ ملین روپے ہیں۔ سب سے پہلے جناب، مجھے اس پہ اعتراض ہے کہ جب پانچ ملین روپے ریلیز ہوا، انہوں نے مختص کئے ہیں تو جاری کیسے 11 ملین روپے ہو گئے ہیں؟ پھر جناب سپیکر، مختص رقم اگر پانچ ملین روپے ہے تو ریلیز 11 ملین روپے کیسے ہو گئے

اور کہاں سے ہو گئے؟اس میں صرف خرچ پانچ ملین روپے ہیں، چھ ملین روپے کہاں چلے گئے؟ محکمے نے ایک ایسا جواب دیا ہے، آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ Departments are not serious to take it serious، وہ ہم ایم پی ایز کو کچھ نہیں سمجھتے، ہمارے سوالوں کو جو کہ ہم پبلک انٹرسٹ میں لے کر آتے ہیں، ہم ان سے پوچھنا چاہتے ہیں، ڈیپارٹمنٹس بالکل اپنے وزیر کے ساتھ بھی دھوکہ دہی کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں۔ اس کے علاوہ جمعہ کے روز وزیر صحت تو اسمبلی میں دیر سے آئے لیکن جو ضم اضلاع میں 421 نرسز کی اپوائنٹمنٹ ہوئی تھی، اس مسئلے کی رپورٹ آنے کے لئے تیس دن مقرر تھے لیکن چار ماہ سے اوپر ہو گئے ہیں اور رپورٹ ابھی تک اسمبلی میں نہیں آئی، اس مسئلے کا درمیانی حل نکالنا ہو گا کیونکہ ان سے 481 خاندان متاثر ہو رہے ہیں، میں آپ کو بتاؤں، آپ دیکھ لیں کہ فرسٹ روپہ جتنے بھی سینیئر ہمارے جو وزراء صاحبان ہیں، یہ بالکل نہیں آتے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ چیف ایگزیکٹیو واپڈا کو فوراً بلایا جائے، انفارم کریں، اس کو ادھر بلا کر گیلری میں بٹھا دیں تین گھنٹے کے لئے، پھر بات کریں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، اگر سینیئر وزراء نہیں آئیں گے، ہمارے مسائل نہیں سنیں گے، ہمیں کوئی اور بندہ جواب دے گا، ایک شکور صاحب بیٹھے ہوئے ہیں یا کریم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، دو لوگ آپ کی کیبنٹ سے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، وہاں سے امجد صاحب بیٹھے ہوئے ہیں لیکن آخر ہیلتھ منسٹر صاحب کو کیا پرابلم ہے؟ ہیلتھ منسٹر آتا نہیں ہے، ہمارے سوالات کا جواب دیتا نہیں ہے، ہمیں بتائیں کہ ہم جائیں تو جائیں کہاں؟

جناب سپیکر: یہ ہیلتھ کا کوئسچن تو نہیں ہے، کریم خان تو بیٹھے ہوئے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں ہے سر، لیکن 481 نرسز کا خاندان متاثر ہو رہا ہے، سر، کل بھی وہ دیر سے آئے ہیں بارہ بجے، اور کل تو ہیلتھ کا سوال تھا لیکن اس کے باوجود وہ کل نہیں آئے۔ واقعی درانی صاحب نے ٹھیک کہا ہے کہ یقین کریں کہ ہم تو اپنی پارٹی کو Obey کرتے ہوئے کہ ہماری پارٹی نے ہمیں یہ ذمہ داری دی ہے، ہمارے اوپر لوگوں کے حقوق ہیں، ہم نے تو آنا ہی ہوتا ہے لیکن یقین کریں کسی کا دل نہیں چاہتا، آپ یقین کریں کہ یہاں پہ کورم کی نشاندہی ہو جاتی ہے، یہاں پہ یعنی یہ آپ کا بلایا ہوا سیشن ہے، چاہیئے تو یہ کہ سی ایم صاحب ان کے پیچھے ڈنڈا لیں اور کم از کم چالیس لوگ تو وہاں پہ بیٹھیں ہوں، اگر اپوزیشن سے کوئی نہیں آتا تو وہاں لوگ بیٹھے ہوں۔

جناب سپیکر: جی میر کلام صاحب۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر، یہ کوئسچن چونکہ نارتھ وزیرستان کے حوالے سے ہے، اس میں یہ دو نمبر اور چار نمبر پہ جو پروگرامز لکھے گئے ہیں، گراؤنڈ پر کوئی اس کے نام ونشان نہیں ہیں۔ دوسری بات یہ کہ منسٹر صاحب میرا دوست ہے، مجھے بہت عزیز ہے لیکن انڈسٹریل زون کے بارے میں نارتھ وزیرستان میں پچھلے چار پانچ سالوں سے بات ہو رہی ہے لیکن آج کے دن تک اس پہ کوئی ڈیویلپمنٹ نہ ہو سکی تو منسٹر صاحب اس چیز پر تھوڑی روشنی ڈالیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر کریم خان صاحب۔

معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت: تھینک یو۔ سب سے پہلے تو میں میڈم کے سوال کا جواب دوں گا۔ میڈم نے ایلوکیشن کی بات کی ہے کہ ایلوکیشن دس ہے اور پانچ ریلیز ہوئیں، یہ کیوں نہیں ہوا ہے؟ نارتھ میں سمال انڈسٹریل سٹیٹ Approve ہو گیا تھا، اس کی فزیبلٹی کی یہ رقم ہے، وہاں پہ دو تین اقوام اٹھے ہیں، انہوں نے ایک دوسرے پہ فائرنگ وغیرہ کی ہے، ابھی ہائی کورٹ تک وہ پہنچے ہوئے ہیں، Payment already release ہو گئی ہے، میں نے کمشنر کو بھی بلایا تھا، ڈی سی کو بھی بلایا تھا کہ یہ Delay ہو رہا ہے، یہ اس علاقے کی Economic activities اور یہاں لوگوں کو Job creation میں بڑا مدد دے گا۔ آپ کو بھی یہ ریکویسٹ کروں گا کہ اس میں آپ ڈائریکشنز دیں تاکہ وہاں کے جو کمشنر اور ڈی سی ہے وہ یہاں آ جائیں، اور جب پیسے Disburse ہو گئے ہیں تو Progress کیوں نہیں ہو رہی ہے، چھٹیاں بھی لکھ دی گئی ہیں، اس میں Delay ہے، باقی یہ Feasibility stage میں ہے، جس طرح بھائی نے کہا، میں نے ان کو بھی ریکویسٹ کی کہ آپ ٹھیک ہے جس طرح بھی ہے، پارلیمینٹ کے اندر بیٹھے ہیں، اگر آپ اس کے As a party اس میں کوئی کردار ادا کر سکتے ہیں، اس میں جرگہ کر سکتے ہیں، اقبال وزیر صاحب کو بھی ریکویسٹ کی کہ آپ کے علاقے کی بات ہے، یہاں سے جو Gate way ہمارا غلام خان وہ Nearest position پہ ہے، اس میں کافی Bright chances ہیں تاکہ اس علاقے کو Uplift ملے۔ میری آپ سے بھی ریکویسٹ ہو گی کہ یہ جو پارلیمنٹیرینز ہیں ان کو اور وہاں کے کمشنر کو بلایا جائے، اس کو آپ چیئر کریں، ان شاء اللہ اس کا اسی وقت حل نکل آئے گا۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر، میں ان کے ساتھ اتنا Argument نہیں کرنا چاہتی ہوں کیونکہ میرا سوال ہے، انہوں نے جواب دیا، مجھے یہ سمجھ نہیں آتی ہے کہ ایک منسٹر کیسے کمزور ہے؟ مجھے تین دن کے لئے اپنی منسٹری دے دیں، صرف تین دن کے لئے، یہ کمشنر، ڈی سی اور جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ان لوگوں کو اگر میں نے یہاں پہ حاضری لگوا کے ان سے یہ منظوری نہ کروادی تو آپ کہیں کہ نگہت اورکزئی نہیں ہے، میرا نام کچھ اور رکھ دیجیئے گا۔ اگر ایک منسٹر اتنا کمزور ہے کہ وہ ان کمشنروں پہ اور ڈپٹی کمشنروں پہ اپنی بات نہیں منوا سکتا تو پھر یہ حکومت بہت لاچار حکومت ہے، یہ حکومت پھر کام کرنے کی قابل نہیں ہے، پھر آپ اپنے گھر چلے جائیں، آپ منسٹری چھوڑ کر اپنے گھر چلے جائیں، آپ نے خطوط بھی لکھیں، آپ نے ان کو ٹیلی فون بھی کئے، آپ ایک اپوزیشن کے بندے سے کہہ رہے ہیں کہ آپ اس میں میری مدد کریں، مجھے تین دن کے لئے منسٹری دے دیں اپنی اور پھر دیکھتے ہیں کہ یہ فاٹا والے اور یہ ڈپٹی کمشنر اور یہ کمشنر کیسے ٹھیک نہیں ہوتے۔

<u>جناب سپیکر:</u> چلیں جی، کریم خان صاحب۔

<u>معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت:</u> سر، اس میں مختلف قبائل Involve ہیں، اس لئے میں نے کہا ہے کہ اقبال وزیر وہاں کے ایم پی اے ہیں، جناب میر کلام خان وہاں کے ایم پی اے ہیں، آپ چیئر کریں، ان کو بھی بلائیں، ان کا کوئی جرگہ سسٹم کرتے ہیں تاکہ یہ کام ہو جائے کیونکہ وہ ہائی کورٹ چلے گئے ہیں، آپس میں روزانہ اس پہ جھگڑے کرتے ہیں، میڈم پتہ نہیں آج کیا کھا کر آئی ہیں، غصہ ہیں، ان کو ہم دلاسہ دیتے ہیں کہ ان شاء اللہ ہمیں پتہ ہے کہ آپ کی حکومت میں جو Progress کی تھی انڈسٹریز نے، وہ ہمیں پتہ ہے لیکن میں اس لئے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں کمشنر ڈی آئی خان کو، کمشنر بنوں کو میں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> ہمیں حکومت کے بارے میں نہ بتائیں، ہماری پارٹی سے زیادہ کسی نے اس ملک میں جمہوریت اور اس ملک کے لئے قربانیاں نہیں دیں، آپ کا یہ سی پیک بھی ہمارے دور میں شروع ہوا تھا، اس میں بھی ہماری حکومت نے بہت کام کیا تھا، ہمارے کارکنوں نے جانوں کی قربانی دی، آپ کیسے ہماری پارٹی کے بارے میں یہ بات کر سکتے ہیں؟ ہمارے کارکنوں نے جانوں کی قربانی دی، آپ کیسے ہماری پارٹی کے بارے میں یہ بات کر سکتے ہیں؟ جب محترمہ کو شہید کیا گیا تو اس وقت بھی ہمارے چیئرمین آصف زرداری نے "پاکستان کھپے" کا نعرہ لگایا تھا۔

جناب سپیکر: تھینک یو نگہت اورکزئی صاحبہ، میں کمشنر بنوں کو ڈائریکشنز دیتا ہوں کہ وہ Within three daysاس مسئلے کو حل کریں، رپورٹ دیں یا پھر Next weekہم ان کو یہاں طلب کریں گے اور ساتھ یہ ایم پی ایز بھی جو ہمارے فاٹا کے ہیں، اس علاقے کے اور پھر اسمبلی میں ان سے بات ہو گی، تین دن کا میں ٹائم دیتا ہوں، حل کر سکتے ہیں تو کریں ورنہ یہاں تشریف لے آئیں۔ ٹھیک ہے نگہت بی بی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: Okay. Question No. 13015.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، ان وزیروں کا کیا فائدہ، ان کو اپنا کام صحیح طریقے سے کرنا چاہیئے ورنہ ان تمام منسٹروں کو گھر جانا چاہیئے، یہ اپنی ڈیوٹیاں صحیح نہیں کر رہے ہیں، ان کی کوئی بات سننے کے لئے تیار ہی نہیں ہے، آپ یہاں سے آرڈر دے دیتے ہیں، آپ دیکھتے ہیں کہ چار دن کے بعد اگر نہ ہوا تو اس کمشنر بنوں کے پیچھے میں خود جاؤں گی، اس کو اگر میں نے دفتر سے کھینچ کر باہر نہ نکالا تو آپ کہیں گے کہ میرا نام نگہت اورکزئی نہیں ہے، پھر جو چاہے تم میرا نام رکھ لینا۔

جناب سپیکر: میں آپ کے ساتھ جاؤں گا، ٹھیک ہے۔ کوسچن نمبر 12738، نگہت یاسمین اورکزئی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ دوسرا میرا کوسچن؟

جناب سپیکر: یہ وہی ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، وہی ہے۔

جناب سپیکر: اصل میں آج آپ کی تقریر بڑی اچھی لگ رہی ہے، ہم نے کہا کہ شاید پھر آپ کو ایک چانس دے دیں۔ کوسچن نمبر 13015، جناب خوشدل خان صاحب موجود نہیں۔ کوسچن نمبر 13088، جناب سراج الدین صاحب، موجود نہیں۔ کوسچن نمبر 13431، میر کلام خان۔

* 13431 _ جناب میر کلام خان: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شمالی وزیرستان میں محکمہ مال میں سال 2018ء سے 2021ء تک مختلف آسامیوں پر تعیناتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ میں کل کتنے افراد کس قانون، کن کے احکامات سے بھرتی ہوئے ہیں، تمام بھرتی شدہ افراد کی درخواستیں، شناختی کارڈ، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، بھرتی آرڈرز، موجودہ پوسٹنگ آرڈرز، اخباری اشتہارات، کیڈر، بنیادی سکیل، سلیکشن کمیٹی کے ممبران

کے نام فراہم کئے جائیں، نیز سال 2022ء میں مزید کتنے افراد بھرتی کئے جائیں گے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تاج محمد (معاون خصوصی بارے مال و املاک): (الف) جی ہاں، دفتر ہذا میں سال 2020ء میں بھرتی عمل میں لائی گئی تھی۔

(ب) دفتر ہذا میں سال 2020ء میں محکمہ مال خیبر پختونخوا کی پالیسی مورخہ 23 جنوری 2015ء کے مطابق تین افراد جن کا اندراج رجسٹر پٹوار میں ہوا تھا، ان کو بذریعہ اخباری اشتہار مورخہ 03 جنوری 2020ء کو مطلع کیا، باقاعدہ ٹیسٹ انٹرویوز منعقد کئے گئے اور ڈیپارٹمنٹل پروموشن / سلیکشن کمیٹی کے اجلاس مورخہ 19 مئی 2020ء میں فیصلہ ہونے کے بعد مورخہ 21 مئی 2020ء کو مندرجہ ذیل تین امیدواران کو پٹواری کے عہدے پر بنیادی سکیل 09 میں بھرتی کئے گئے:

(1) سید زبید الرحمان ولد سید عبدلمالک شاہ۔

(2) گوہر ایوب ولد محمد افسر خان۔

(3) فضل محمد ولد فرید اللہ شاہ۔

درجہ بالا پٹواریوں کے شناختی کارڈ، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، بھرتی آرڈر، اخباری اشتہارات، کیڈر، بنیادی سکیل اور سلیکشن کمیٹی اجلاس کے منٹس منسلک ہیں۔(ایوان کو فراہم کئے گئے)۔ نیز 2022ء میں مختلف کیڈر اور بنیادی سکیل میں دفتر ہذا میں کل ملا کر 29 خالی آسامیوں پر تعیناتی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر، میرے خیال میں منسٹر آج نہیں ہے لیکن جو مجھے جواب ملا ہے، اس میں ایک بات میں کرنا چاہتا تھا لیکن کامران بھائی نے کہا کہ وہ ہے نہیں، اس کوسچن سے میں مطمئن ہوں، ڈیپارٹمنٹ سے جو کوسچن میں نے پوچھا ہے، اس کی مکمل تفصیل دی ہے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو، آپ مطمئن ہیں تو پھر آگے چلتے ہیں۔ کوسچن نمبر 13518، نعیمہ کشور۔

* 13518 _ محترمہ نعیمہ کشور خان: کیا وزیر اقلیتی امور ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت ہندوؤں اور مسیحی برادری کے پیاروں کی تدفین اور آخری رسومات کی ادائیگی کے لئے ہر سال فنڈز مختص کر رہی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ چھ سالوں کے دوران اقلیتی برادری کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا؛

(ج) مذکورہ فنڈ سے صوبے میں کتنے شمشان گھاٹ کہاں کہاں پر تعمیر کئے گئے ہیں، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں، نیز فنڈز کے بار بار ضیاع سے بچنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب وزیرزادہ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): (الف) جی نہیں، حکومت ہندوؤں اور مسیحی برادری کے پیاروں کی تدفین اور آخری رسومات کی ادائیگی کے لئے کوئی فنڈز مختص نہیں کر رہی ہے۔

(ب) گزشتہ چھ سالوں کے دوران اقلیتی برادری کے لئے کوئی فنڈ مختص نہیں کیا گیا۔

(ج) محکمہ نے کوئی شمشان گھاٹ تعمیر نہیں کروایا۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، جو سوال میں نے پوچھا ہے، مجھے جواب دیا ہے کہ ہم کوئی فنڈ مختص نہیں کر رہے ہیں، آئین اور قانون کے مطابق جتنی بھی اقلیت ہے، ہمارے اسلام میں بھی فرض بنتا ہے کہ ہم اقلیتی برادری کا، اقلیتی کمیونٹی کا خیال رکھیں، ان کی ضرورتوں کا، ان کی مشکلات کا لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کیونکہ میں تو پڑھتی رہتی تھی کہ ہر سال اتنا فنڈ ہم ان کے لئے مختص کرتے ہیں لیکن یہاں پر تو مجھے Clear جواب دیا گیا ہے کہ ہم نے چھ سالوں میں کوئی فنڈ مختص نہیں کیا ہے۔ اگر جز (ب) میں آپ دیکھ لیں کہ ابھی تک کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؟ تو وہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی فنڈ مختص نہیں کیا گیا، بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہ یہاں سے اٹک تک اپنے لئے جب اس کے پیاروں کی Death ہوتی ہے تو ان کی تدفین کے لئے وہ ادھر جاتے ہیں، نہ ان کو کوئی فنڈ مہیا کیا جاتا ہے نہ خرچہ کوئی دیا جاتا ہے، نہ ان کے لئے کوئی انتظامات ہوتے ہیں، یہ ہماری حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ ہم ان کو سہولت دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، منسٹر وزیرزادہ صاحب، جی شگفتہ ملک صاحبہ، سپلیمنٹری۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، یہ جو سوال ہے، اس میں جواب دیکھیں کہ جس ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے، ہماری ینارٹی اور پھر انہوں نے شمشان گھاٹ کے حوالے سے جو کہا ہے کوئی فنڈ (نہیں ہے) سر، اس میں تو حکومت جوابدہ ہے کہ آخر یہ Reason کیا ہے کہ ایک ایسا ڈیپارٹمنٹ جن کا کام ہے ینارٹی کا، ہمارے مسیحی برادری اور ان کے لئے آپ نے کوئی فنڈ نہیں رکھا تو یہ لوگ جو ہیں ان کا کیا Future ہے؟ یہ تو بڑے افسوس کی بات ہے کہ کوئی فنڈ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر وزیرزادہ صاحب۔

جناب وزیر زادہ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں سب سے پہلے ایم پی اے نعیمہ کشور صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ مینارٹی کے ایشوز پہ ایک کوسچن اسمبلی میں لے کر آئیں، ان کے انٹرسٹ کے لئے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جہاں تک سوال کا تعلق ہے، انہوں نے پوچھا ہے کہ آخری رسومات کے لئے اور اس کی تدفین کے لئے پیسے کا پوچھا ہے تو ایسے کوئی پیسے ڈیپارٹمنٹ نے تدفین کے لئے یا پھر رسومات ادا کرنے کے لئے نہیں رکھے ہیں، ظاہری بات ہے ان کے کوسچن کے حساب سے اگر یہ پوچھ لیتے کہ مینارٹی کے لئے کتنا فنڈ رکھا ہے، کس کس مد میں رکھا ہے؟ تو ہم اس کا جواب ڈیٹیل میں دے دیتے، اسی حساب سے ہم نے اس کا جواب دیا ہے کہ جی ہاں، حکومت ہندوؤں اور مسیحی برادری کے پیاروں کی تدفین اور آخری رسومات کی ادائیگی کے لئے کوئی فنڈ مختص نہیں کر رہی ہے، گزشتہ چھ سالوں کے دوران اقلیتی برادری کے لئے کوئی فنڈ جس طرح انہوں نے سوال کیا ہے، مختص نہیں کیا گیا، محکمہ نے کوئی شمشان گھاٹ تعمیر یعنی کہ تدفین، ان کا سوال یہ ہے کہ تدفین اور رسومات کے جو پیسے ہیں، حالانکہ میں سپلیمنٹری کوسچن پہ آکر اس کا ڈیٹیل میں جواب دے دونگا کہ مینارٹی کے لئے ڈیپارٹمنٹ اور گورنمنٹ کیا کر رہی ہے؟ یہ ہسٹری میں پہلی دفعہ ہوا ہے کہ اس بار ایک ارب 45 کروڑ روپے مینارٹی ڈیپارٹمنٹ کو دیئے گئے ہیں اس بجٹ میں، حالانکہ اگر 65 سالوں کا حساب ہم کریں تو 28 اور 30 کروڑ سے زیادہ مینارٹی کو نہیں ملے ہیں، ہمارے ایک بجٹ میں ایک ارب 45 کروڑ اس سے جہاں تک اس کے شمشان گھاٹ اور قبرستانوں کا سوال ہے، اس پہ میں سپلیمنٹری کوسچن پہ اس کا ڈیٹیل میں جواب دے دیتا ہوں، پشاور کے لئے ہم نے قبرستان، شمشان گھاٹ کے لئے 90 لاکھ روپے رکھے ہیں، زمین خریدنے کے لئے تدفین اور رسومات کے لئے نہیں، اس طرح Graveyard کرسچئن کمیونٹی کے لئے ہم نے ایک کروڑ 20 لاکھ روپے رکھے ہیں جس پر سیکشن فور کا پراسیس جاری ہے، اسی طرح کوہاٹ میں کرسچئن کمیونٹی کے لئے، زمین خریدنے کے لئے، قبرستان کے لئے 75 لاکھ روپے رکھے ہیں، دیر لوئر میں کرسچئن کمیونٹی کی قبرستان کے لئے ہم نے 50 لاکھ روپے رکھے ہیں، اسی طرح صوابی میں قبرستان کے لئے زمین خریدنے کے لئے ہم نے 50 لاکھ روپے رکھے ہیں، مردان میں قبرستان خریدنے کے لئے 75 لاکھ روپے رکھے ہیں، بنوں میں شمشان گھاٹ کے لئے زمین خریدنے کے لئے ہم نے 45 لاکھ روپے رکھے ہیں، اس کی سیکشن فور بھی فائنل سٹیج پہ ہے۔ اسی طرح ہنگو میں شمشان گھاٹ کے لئے 35 لاکھ روپے رکھے ہیں اور نوشہرہ میں شمشان گھاٹ زمین خریدنے کے لئے 30 لاکھ،

Graveyard کے لئے 70 لاکھ اور اسی طرح سوات میں 70 لاکھ سے ہم قبرستان کے لئے زمین خرید رہے ہیں، یہ پیسے ہیں لیکن زمین خریدنے کے لئے اور تدفین اور رسومات کے لئے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جواب آگیا ہے، میرے خیال میں تدفین اور اس کے لئے اب جو کوئسچن تھا وہ جواب انہوں نے دے دیا، جی میڈم۔

نکتہ اعتراض

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب، یہ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اقلیتی کمیونٹی کا خیال رکھے، میں نے کوئسچن میں کہا تھا کہ اگر یہ اس میں تفصیل فراہم کر دیتے تو بڑی مہربانی ہوتی، اب بتا رہے ہیں۔ اس میں ٹھیک ہے اگر منسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ سیکشن فور ہے، یہ کئی سالوں سے سیکشن فور لگا ہے، تکمیل تک نہیں پہنچا، ایک منٹ میں آپ کا لونگی، یہ ہمارے Rules کا ہے، 225 میں جب کہتی ہوں کہ مجھے پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنی ہے، ڈپٹی سپیکر صاحب اکثر Quote کرتے ہیں کہ میں Rules کے مطابق اسمبلی کو چلاؤنگا لیکن میں پکارتی رہی کہ پوائنٹ آف آرڈر، مجھے پوائنٹ آف آرڈر نہیں ملا، 225 کا مطلب یہ ہے کہ اگر Rules کی، پریویلجز کی، آئین کی کوئی خلاف ورزی ہو تو 225 پہ ہمیں بات کرنا ہوگی، جب تک وہ مسئلہ حل نہیں ہوگا تو کارروائی آگے نہیں بڑھے گی۔ میں آپ کی توجہ ایک چھوٹی سی بات کی طرف دلاؤنگی، ہمارا پریویلج ہے، آج بھی میں اس پہ بات نہیں کرونگی کیونکہ آپ کی بھی مصروفیت ہوتی ہے، ڈپٹی سپیکر کی بھی ہوتی ہے، آج بھی ہمارا اجلاس تین بجے شروع ہوا، جمعہ کو بھی گیارہ بجے شروع ہوا، 28 تاریخ کو میں آئی تو میں نے اسمبلی میں کوئسچن کیا، میرے گھر میں مسئلہ ہوا، فوتگی ہوئی، میں ایمرجنسی میں چلی گئی، جب 31 تاریخ کو میں آئی تو یہاں پہ کلاس فور نے مجھے Attendance لگانے سے منع کیا کہ ہمیں ایک ڈیکٹیٹر نے منع کیا ہے کہ کوئی حاضری نہیں لگائے گا، اس کو میں اس لئے ڈیکٹیٹر کہہ رہی ہوں کہ یہ ہمارا پریویلج ہے، ایک ممبر کا پریویلج ہے کہ وہ جب آئے، جب چاہے وہ اس ہاؤس میں آسکتا ہے، جب چاہے وہ جا سکتا ہے، جب چاہے وہ Attendance لگا سکتا ہے، اس لئے آج میں نے احتجاجاً Attendance نہیں لگائی کیونکہ یہ ہمارا پریویلج ہے، اس دن بھی میں نے نہیں لگائی تھی، یہ میرا ریکارڈ پہ ہے، میری آڈیو ہے، میری ویڈیو ہے، آپ اس کو نکال سکتے ہیں، جب میں Present تھی تو مجھے اعتراض ایک کلاس فور پہ نہیں ہے کہ وہ مجھے Attendance سے کیوں روک رہا ہے؟ مجھے اعتراض یہ ہے کہ میرا پریویلج ہے، Chair کیسے Dictate کر سکتی ہے کہ ایک ممبر کو آپ روک سکتے ہیں؟ یہ میرا

پریویلج ہے، میں آؤں میں نہ آؤں، آپ اپنے ممبران کوBound کر سکتے ہیں، یہ آپ کا حق ہے لیکن مجھے، اپوزیشن کو آپ نہیں کر سکتے۔ اس دن اپوزیشن لیڈر نے بھی Attendance نہیں لگائی تھی، چالیس ممبران نے Attendance نہیں لگائی تھی لیکن یہ ہمارا پریویلج ہے، ہماری مرضی ہے، بھول چوک ہو سکتی ہے، کوئی ایمرجنسی ہو سکتی ہے، ہم نہ لگائیں، ٹھیک ہے اگر غلطی سے نہ ہو تو پھر ہمیں نہ لگانے دیا جائے، اگر ہم آئیں اور ہم ہوں، ہمیں کوئی روکے تو یہ میرے خیال میں یہ میرا پریویلج ہے، اگر اس پہ آپ نے ایکشن نہیں لیا تو پھر میں پریویلج لاؤنگی کیونکہ کس طرح ادھر سے Dictate کیا جا سکتا ہے کہ اس کو روکا جائے؟

جناب سپیکر: حکومت کی طرف سے کوئی اس پہ بات کرنا چاہے گا؟ جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، آپ کی Chair ہمیں بہت عزیز ہے، اس پہ کوئی بھی بیٹھا ہو تو وہ سپیکر جیسے اختیارات، یہ مجھے ابھی پتہ چلا ہے کہ ڈپٹی سپیکر صاحب نے کہا ہے، اب جیسے میں روزانہ آتی ہوں، میری دو دن کی صرف چھٹی کی درخواست آئی تھی کیونکہ ظاہر ہے کہ بی بی شہید کی برسی تھی، میں وہاں گئی تھی، میں نے درخواست بھیجی تھی، ابھی میں نے جب پوچھا ہے کہ آپ کو کس نے کہا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ڈپٹی سپیکر نے کہا، میں کل بھی آئی ہوں، میری کل بھی غیر حاضری لگی ہوئی ہے، میں آج بھی آئی ہوں، میں اپنی موشن پیش کر رہی ہوں، میں اپنا سوال پیش کر رہی ہوں، میری آج بھی غیر حاضری لگی ہوئی ہے، جناب سپیکر صاحب، نعیمہ کشور کی اس بات سے میں بالکل متفق ہوں کہ کوئی آئے کوئی نہ آئے لیکن اگر آپ یہ تمام Proceedings اٹھا کر دیکھ لیں تو جو حاضر ہوتے ہیں ان کو کیسے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان کی غیر حاضری لگائیں؟ جب تک وہاں پہ ہم نے اپنے سائن نہیں کئے۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، ان کی بات کو میں بڑی تعظیم کے ساتھ جو انہوں نے بات کی ہے، میں وہ لفظ استعمال نہیں کرونگی لیکن یہ ایسا نہیں چلے گا کہ ہم آتے ہیں، وہاں پہ یہ کہہ دیں کہ آپ نے حاضری نہیں لگائی تو آپ کو غیر حاضر کر دیا جائے گا، ہم نے پہلے آپ کو بتایا ہے کہ آپ اپنے لوگوں کی ذرا Attendance دیکھیں کہ اس وقت کتنے بیٹھے ہوئے ہیں، آپ ذرا ادھر دیکھیں، یہ آپ کا Requisite اجلاس ہے، ہم لوگ کتنے بیٹھے ہوئے ہیں؟ واقعی درانی صاحب کی تمام باتوں سے میں متفق ہوں کہ دلچسپی ختم ہو چکی ہے، اگر آپ کو 2002 یاد ہو، آپ میرے پارلیمانی لیڈر تھے، اس وقت کھچا کھچ جو چھوٹا ہال ہوتا تھا وہ جرگہ ہال جسے اب آپ کہتے ہیں، وہ کھچا کھچ بھرا ہوتا تھا، ہر آدمی اس میں

Interested ہوتا تھا، اس میں لوگ اپنے لوگوں کی جو بات ہوتی تھی وہ کرتے تھے، پیچھے دیکھ لیں سارے وہ ہیں، ہم اس وقت اگر اپوزیشن کے لوگ اٹھ کر چلے جائیں تو ٹھیک ہے آپ بل تو بلڈوز کر کے پاس کروا لیں گے لیکن بات یہ ہے کہ میں ان سے یہی بات کرتی ہوں کہ اگر کل سے ان لوگوں کو، میں یہ بات سی ایم تک پہنچانا چاہتی ہوں کہ سی ایم صاحب آپ کی گرفت اب کم ہو گئی ہے، آپ کی گرفت اپنے ایم پی ایز پہ کم ہو گئی ہے، یہاں سے میں عمران نیازی صاحب کو کہتی ہوں کہ آپ کی اپنے ایم پی ایز پہ گرفت کم ہو گئی ہے، آپ کی گرفت بالکل ڈھیلی ہو گئی ہے، آپ کے ایم پی ایز جو ہیں وہ نہ آتے ہیں نہ اس اسمبلی کو اسمبلی سمجھتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں وہ پھر ٹھیک ہی کہتے ہیں، اس بات کی میں مذمت کرتی ہوں۔ چونکہ آپ ہمارے بڑے ہیں، آپ اس پہ ایکشن لیں گے۔ جو نعیمہ بی بی نے بات کی ہے، جو میں نے بات کی ہے، میری بھی دو دن سے غیر حاضری لگ رہی ہے جبکہ میں کل بھی آئی ہوں، آج بھی آئی ہوں، میری غیر حاضری لگی ہوئی ہے، ان کی فوتگی ہوئی تھی، اس کے دیور فوت ہوئے تھے، وہ آئیں اور چلی گئیں، .This is not a good gesture from the Speaker Chair

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، مجھے بتائیں کہ یہ ڈپٹی سپیکر صاحب کی رولنگ تھی یا اس دن کے لئے بات تھی؟ جی منسٹر اشتیاق ارمڑ۔

سید محمد اشتیاق (وزیر برائے ماحولیات و جنگلات و جنگلی حیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، جس طرح نعیمہ نے بات کی اور جس طرح نگہت اورکزئی نے بات کی ہے، بالکل اگر اس طرح ہوا ہے تو میرے خیال میں یہ بہت غلط کام ہوا ہے، لوگوں کو اس طرح روکنا، یہ ان کا حق ہے، بالکل صحیح کہہ رہی ہیں کہ جس ٹائم پہ یہ آئی ہیں، اس وقت میرے خیال میں گیارہ بجے آپ نے بتایا کہ دس بجے، دوسری بات ہماری بنچز کی، تو ہم تو بیٹھے ہوئے ہیں، آپ کے آج کونسچنز ہیں، آپ لوگوں نے کونسچنز بھی کئے لیکن آپ کوئی نہیں آئے، ہم تو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں آپ کے لئے۔ دوسری بات یہ کہ جو ہماری یہاں پہ جو میجارٹی ہے وہ آپ دیکھ لیں، وہ بھی یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، سارے میرے خیال میں آپ لوگ کئی جگہوں پہ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن میرے خیال میں کئی جگہوں پر آپ بالکل غلط کہہ رہے ہیں۔ دیکھیں، یہ چیزیں ہوتی رہتی ہیں اسمبلی کے اندر اور اس طرح اسمبلی کا اتنا Prolonged session بھی چل رہا ہے، اس میں لوگ دور سے آتے ہیں، کہیں سے بھی آتے ہیں تو میرے خیال میں تھوڑا سا اس پہ آپ سوچ بھی لیں لیکن جو واقعہ ہوا ہے، اس پہ میں Particularly بات کرونگا، یہ بالکل غلط ہوا ہے، اس پہ بھی ہمارے منسٹر

لاء بھی بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی اس پہ بات کریں کہ اس طرح کیوں ہوا ہے؟ اگر اس طرح ہوا ہے تو اس کو Future کے لئے آپ روکیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب، میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ نہیں کہ کوئی آئے یا نہ آئے، ہر کسی کی اپنی مرضی ہے، میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے، میرے پریولج پہ کوئی رولنگ کیسے دے سکتا ہے، میرا پریولج کون لے سکتا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہی بات ڈسکس ہو رہی ہے، یہ آپ کے پوائنٹ آف آرڈر کو ہی ہم ڈسکس کر رہے ہیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میں یہ کہہ رہی ہوں کہ میرا پریولج ہے، میری مرضی ہے، میں کس ٹائم آؤں، کس ٹائم نہ آؤں؟ اس پہ کوئی یہ نہیں کر سکتا کہ رجسٹر اٹھائے اور مجھے حاضری نہ لگانے دے۔ یہ بھی میں بتادوں کہ مجھے کوئی غیر حاضر نہیں کر سکتا، میں کورٹ میں بھی جا سکتی ہوں کیونکہ ریکارڈ پہ ہے کہ میں حاضر تھی، یہ کوئی نہ کہے کہ مجھے کوئی غیر حاضر کر دے گا، مجھے کوئی غیر حاضر نہیں کر سکتا، آج بھی میں نے احتجاجاً حاضری نہیں لگائی، میں ادھر سے آئی، میں نے ان کو بتادیا کہ میں آگئی ہوں لیکن میں آج احتجاجاً حاضری نہیں لگاؤنگی، آپ دیکھ لیں کیونکہ میں ریکارڈ پہ ہوں، یہاں پہ کیمرے لگے ہیں، اگر مجھے کوئی غیر حاضر لکھے گا تو کیسے لکھے گا؟ میں دیکھتی ہوں، یہ میرا پریولج ہے، یہ پوری دنیا میں ہے، ممبر کی مرضی ہوتی ہے کہ جب آتا ہے جب نکلتا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ خان صاحب۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: یہ ممبر کی مرضی ہوتی ہے کہ جب آتا ہے اور جب نکلتا ہے۔

جناب عنایت اللہ: ویسے انہوں نے حاضری نہیں لگائی ہے لیکن پچھلے دنوں میرے حاضری کے Box میں انہوں نے جو Crosses کئے تھے، میں نے اس Cross کو Cross کر کے اس کے اوپر لکھا کہ کوئی مجھے میرے حاضری لگوانے سے نہیں رکوا سکتا، میں نے لگوادی ہے۔ بی بی، آپ نے نہیں لگوائی، یہ میرا پریولج تھا، میں نے کہا کہ یہ کسی کا حق نہیں ہے کہ وہ مجھے رکوائے گا، یہ نامناسب بات ہے، یہ ممبران ہیں، ان کو آپ اس طرح کنٹرول نہیں کر سکتے، میں ایک پولیٹیکل پارٹی کو یہاں Represent کرتا ہوں، نعیمہ کشور ایک پولیٹیکل پارٹی کو Represent کرتی ہیں، جناب محترمہ نگہت اورکزئی پولیٹیکل پارٹی کو Represent کرتی ہیں، یہ ہماری پارلیمانی پارٹیز کا کام ہے کہ ہم کس وقت آئیں کس وقت نہ آئیں، یہ

ہماری پارلیمانی پارٹیز کا کام ہے کہ یہ ڈسپلن وہ Maintain کریں، آپ کسی ممبر کو نہیں رکوا سکتے۔ بات اس حد تک درست ہے کہ اسمبلی کے اندر حاضری نہیں ہوتی، یہ بات بھی درست ہے کہ خود حکومتی وزراء بھی نہیں آتے اور اسمبلی کے اندر پروسیڈنگز صحیح طریقے سے نہیں چلتی، یہ بات بالکل درست ہے لیکن اس کا طریقہ یہ نہیں ہے کہ وہاں سے رولنگ آجائے کہ ممبر اگر لیٹ آتا ہے تو وہ دستخط نہیں کر سکتا، یہ ہمارا پریویلج ہے، ہمیں اس سے کوئی نہیں رکوا سکتا، میں اس پہ ان کو Support کرتا ہوں، میرا خیال ہے آپ اس پہ اپنی طرف سے، آپ کی Chair جو ہے، آپ Custodian of the House ہیں اور Under the rules اس پر رولنگ اس کی طرف سے کوئی نہیں آئی ہے، اس کو Reverse کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے لیکن اسمبلی سٹاف کو آپ ڈائریکشن ایشو کریں کہ آپ کو اس قسم کی کوئی ڈائریکشن ملے جو Laws اور قوانین کے مطابق نہ ہو تو اس حکومت کے Rules of Business کے اندر بھی یہ لکھا ہوا ہے کہ کوئی وزیر اپنے ماتحت کو کوئی غیر قانونی احکامات ایشو نہیں کر سکتا اور اگر وہ ایشو کرتا ہے تو وہ جو سرکاری ملازم ہے، اس کا پابند نہیں ہے، وہ اس کو مجبور کرتا ہے تو In writing لکھے گا، اپنے اوپر والے باس کو کہ یہ ایم پی اے صاحب، یہ منسٹر صاحب مجھے غیر قانونی کام پہ مجبور کر رہے ہیں، اس لئے حکومتی نظام کے اندر بھی کسی Executive head کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اپنے ماتحت کو کسی غیر قانونی کام پہ مجبور کرے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: منور خان صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: لیکن اس کے بعد مجھے وہ دوسرا پوائنٹ آف آرڈر دے دیں۔

<u>Mr. Munawar Khan:</u> Thank you.

<u>جناب سپیکر</u>: منور خان صاحب کا مائیک کھولیں۔

<u>جناب منور خان</u>: تھینک یو۔ ممبر کے ساتھ بڑی زیادتی ہے کہ جب آپ رجسٹر پہ جائیں اور آپ کو کوئی بندہ کہہ دے کہ آپ حاضری نہیں لگا سکتے، یہ تو کشور صاحبہ ہیں لیکن اگر مجھے کسی نے روکا کہ آپ حاضری نہیں لگائیں گے تو میرے خیال میں وہاں پہ پھر کیا ہوگا؟ کیا میں اس لئے یہاں پہ اسمبلی میں آتا ہوں کہ میں حاضری لگاؤں، ہم یہاں پہ حاضری لگانے کے لئے آتے ہیں، اگر اس طرح کا ان کو شوق ہے تو پھر ڈپٹی سپیکر کو وہاں گیٹ پہ اپنے آپ کو کھڑا کریں، ادھر ہی کھڑا ہو جائے اور لوگوں کی حاضریاں لگائیں، (تالیاں) ہم یہاں پہ حاضری لگانے کے لئے نہیں آتے، سپیکر صاحب کی مجبوری ہوتی ہے، آپ جب سیٹ پہ نہیں ہوتے تو یقیناً آپ کا ڈپٹی سپیکر یہاں پہ چیئر کرتا ہے، میرے خیال میں کوئی ایسا دن نہیں آیا کہ ڈپٹی سپیکر کے ساتھ کسی کی لڑائی نہیں ہوئی، میں نے تو کل بھی، مجھ سے نگہت صاحبہ ناراض بھی ہوئی

تھیں کہ آپ نے کیوں کورم کی نشاندہی کی، کورم کی نشاندہی مجبوری تھی، ڈپٹی سپیکر کسی کی بات نہیں سنتا، ہم یہاں پہ کس لئے آئے ہیں؟ جب میں پچھلے دنوں بات کر رہا تھا کہ لکی میں Females نے گیس کے لئے اور بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے لئے انہوں نے روڈ بلاک کیا تھا، ہڑتال کی تھی، لوگ وہاں پہ میرے حلقے میں روڈوں پہ Females بیٹھی ہوئی ہیں، مجھے یہاں پہ اسمبلی میں بات کرنے کی اجازت نہیں دے رہے ہیں تو ہم یہاں پہ اسمبلی میں کس لئے آتے ہیں؟ کم از کم خدارا ذرا اس کو سمجھائیں کہ اس طرح وہ نہ کریں تاکہ ہم یہاں پہ جب اپنا وہ نہیں کر سکتے تو آپ سے یہ ریکویسٹ ہے، پچھلے دنوں جو لکی میں Females نے روڈ بند کیا تھا، گیس اور بجلی کے سلسلے میں، اب طریقہ انہوں نے یہ ڈھونڈا ہے کہ جب بجلی جاتی ہے تو ساتھ گیس بھی چلی جاتی ہے، آپ سے ریکویسٹ ہے، جیسے درانی صاحب نے یہاں پہ ریکویسٹ کی تھی کہ اس ایم ڈی کو بھی بلالیں، پیسکو والوں کو بھی بلالیں کہ آخر کوئی Timing تو ہوتی ہے، اگر ہم لوگ یہاں پہ خاموش بیٹھے رہیں اور منسٹر صاحبان بھی ہمارا تماشہ کر رہے ہیں، پتہ نہیں ہے کہ ان کو گیس کی ضرورت نہیں ہے یا صرف اس وجہ سے خاموش بیٹھے ہیں کہ ہماری حکومت کی کمزوریاں ہیں، کچھ تو آپ لوگ بھی کریں، کس لئے بیٹھے ہیں کہ حکومت پہ الزام نہ آئے، عوام کے ساتھ آپ کا تعلق نہیں ہے؟ یہی میری ریکویسٹ ہے کہ ذرا ڈپٹی سپیکر صاحب کو سمجھائیں۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ مجھے گائیڈ کریں کہ میں کیا بات کروں؟ مطلب چیئر سے ڈائریکشن گئی ہے، اب دوسری چیئر سے اس کو واپس لے لیا جائے، اصولاً تو یہ ڈائریکشن نہیں جانی چاہیئے، تمام آنریبل ممبران Left / right سارے ہی قابل عزت ہیں اور میں آئندہ کے لئے اور چیز سوچ رہا ہوں، بلکہ میں کل چیف منسٹر صاحب سے ملونگا کہ جب حکومت Requisition کرے گی تو کورم حکومت پورا کرے گی اور جب اپوزیشن Requisition کرے گی تو کورم اپوزیشن پورا کرے گی، تب ممبران دونوں طرف سے آئیں گے ورنہ میں اجلاس ہی نہیں رکھونگا۔ ہمارے ابھی تک Total thirty seven days ہوئے ہیں، ہم نے Hundred days پورے کرنے ہیں، اب Thirty seven days اور یہ فرسٹ جنوری، سیکنڈ، تھرڈ جنوری ہے، ہم کیسے یہ Days پورے کرینگے؟ پھر سپیکر پہ الزام نہیں آئے گا، پھر حکومت اور اپوزیشن کے اوپر الزام آئے گا جب Days پورے نہیں ہوئے، ممبران پورا کرنا ان کا کام ہے، میرا کام نہیں ہے، اس لئے میں چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں یہ بات ضرور لاؤنگا۔ انہوں نے دو تین دفعہ لوگوں کو یہاں Chief whip بھی بنایا ہے اور کسی ایک Chief whip نے بھی اپنی ذمہ داری احسن

طریقے سے پوری نہیں کی، تو واقعی اس بات سے میں اتفاق کرتا ہوں اور جو بھی رجسٹر کے اوپر ہمارا اسمبلی کا سٹاف ہے، ان کو ڈائریکشن دیتا ہوں کہ یہ حاضری کا جو سسٹم ہے، This is not the class room and we not the teacher, we are all respectable Members، جو بھی آئے، جو بھی اپنے رجسٹر پہ حاضری لگانا چاہے، اس کو اجازت ہے، کوئی اسمبلی کا سٹاف کسی کو نہیں روکے گا (تالیاں) ٹھہریں، ایک چیز اور حافظ عصام الدین صاحب۔

جناب منور خان: ریکویسٹ ہے، ہمیں سوچنا پڑتا ہے، پھر دو دن یہاں پہ ہم کمرے میں پڑے رہتے ہیں، نہ ہم ادھر سے جا سکتے ہیں تو Kindly کم از کم تین دن۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹروں سے اپنے کام کرنے کے لئے دو دن ہم آپ کو دیتے ہیں۔

جناب منور خان: تین دن تو کم از کم Regular کر لیں، تین دن کر لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، Friday بھی ہوتا ہے۔ جناب عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: ایک مسئلہ ہمارے لئے موجود ہے، عوام کے ساتھ رابطہ جو براہ راست Elect ہوتے ہیں، ان کے لئے ضروری ہوتا ہے، آپ کا یہ ٹائم ٹیبل جو ہے، ہمارے اس راستے میں رکاوٹ بن رہا ہے، یعنی میں Monday اور Tuesday یہاں حاضری لگاتا ہوں، ظاہر ہے پھر بدھ اور جمعرات کو اگر میں دیر چلا جاؤں تو پانچ چھ گھنٹے کا فاصلہ طے کر کے وہاں پھر مجھے Activities کرنا پڑتی ہیں اور دوبارہ پھر جمعہ کیلئے آنا یہ ناممکن ہوتا ہے، اس لئے یہ جو دور دراز کے ممبران ہیں ان کا ایک عملی ایشو ہے، آپ کی حاضری کا ایشو ہے کہ آپ Friday تک لے جاتے ہیں، آپ کا پورا ہفتہ جو ہے وہ آپ کا ایشو ہے لیکن ظاہر ہے یہ ہمارے مسئلے کا حل نہیں ہے، ہمارے مسئلے کا حل یہ ہے کہ آپ At a stretch تین دن اجلاس کریں، آپ بے شک Monday کو نہ کریں، آپ Tuesday, Wednesday اور Thursday۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پھر Week پورا نہیں ہوتا۔

جناب عنایت اللہ: نہیں، اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کے دن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس پہ آپ کے ساتھ بیٹھ کر ڈسکشن کرتے ہیں، آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں گے۔

جناب عنایت اللہ: لیکن ایک Working day کم از کم پھر Monday کو نہ کریں۔

جناب سپیکر: کوئی راستہ نکالتے ہیں، آپ کے ساتھ بیٹھ کر اجلاس کے بعد اس کا راستہ نکال لیتے ہیں، میں کرتا ہوں۔ ایک آخری کوسچن میں ختم کر لوں پھر وہ کر لیتے ہیں۔ کوسچن نمبر 13622، حافظ عصام

الدین، اچھا انہوں نے تو Application دی ہے، اس کو کُسچن کو Defer کرتے ہیں۔ وہ چیف انجنیئر پیسکو آئیں ہیں یا نہیں ؟ آج آپ ہمارے ساتھ تشریف رکھیں، آپ کے آنے کے بعد بجلی ٹھیک ہو گی اور آپ لوگوں کو یہ احساس نہیں ہے کہ اس آگسٹ ہاؤس میں اجلاس ہو رہا ہے، آج آپ احتیاط کریں، اس سائیڈ کی بجلی وہ Trip نہ کریں، یہاں صبح سے بجلی Trip ہو رہی ہے تو As a punishment you will sit over here and next time when the same thing happens, your Chief Executive will come over here and he will sit over here. آپ لوگوں نے مذاق بنایا ہوا ہے۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

13015 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں فنی تعلیمی ادارے موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ان اداروں کی نوعیت کیا ہے، ہر درجے، کیٹیگری کے کتنے کتنے ادارے موجود ہیں، ان میں خواتین کے لئے کتنے مختص ہیں، نیز اداروں سے سالانہ کتنے طلباء فارغ التحصیل ہوتے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ صوبے میں فنی تعلیمی ادارے موجود ہیں۔

(ب) درجے / کیٹیگری کے مطابق اداروں کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

سیریل نمبر	ادارے کی نوعیت / کیٹیگری	کل تعداد
1	گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی	11
2	گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹس	22
3	گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹس برائے خواتین	03
4	گورنمنٹ ٹیکنکل اینڈ ووکیشنل ٹرینگ سنٹرز برائے طلباء	20
5	گورنمنٹ ٹیکنکل اینڈ ووکیشنل سنٹرز برائے طالبات	12
	اداروں کی کل تعداد	68

خواتین کے لئے مختص فنی تعلیمی اداروں کی تفصیل درجہ ذیل ہے۔

سیریل نمبر	خواتین کے لئے مختص ادارے	کل تعداد
1	گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹس برائے خواتین	03
2	گورنمنٹ ٹیکنکل اینڈ ووکیشنل سنٹرز برائے طلبات	12
	اداروں کی کل تعداد	15

مندرجہ بالا تمام اداروں سے 22-2021 میں فارغ التحصیل ہوئے طلباء کی تفصیل

سیریل نمبر	اداروں کی نوعیت	فارغ التحصیل ہونے والے طلبا اور طالبات کی تعداد
1	گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی	9541 طلباء
2	گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹس برائے طلباء	6874 طلباء
3	گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹس برائے طالبات	326 طالبات
4	گورنمنٹ ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز برائے طلباء	2788 طلباء
5	گورنمنٹ ٹیکنکل اینڈ ووکیشنل ٹرینگ سنٹرز برائے طالبات	1140 طالبات

13088 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع باجوڑ میں کتنے رقبے پر جنگلات قائم ہیں اور ان جنگلات کی حفاظت کے لئے محکمہ نے ضلع باجوڑ میں کتنے اہلکار تعینات کئے ہیں، ان کی سکیل و تعداد کیا ہے؛

(ب) حکومت ضلع باجوڑ میں جنگلات کے فروغ کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؛

(ج) ضلع باجوڑ میں بلین ٹری سونامی پراجیکٹ کے تحت درخت لگانے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر برائے ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات): (الف) Land cover atlas کے مطابق ضلع باجوڑ میں 8644 ہیکٹر رقبہ پر قدرتی جنگلات ہیں، 2012ء اور اسی طرح 2006ء سے باجوڑ فارسٹ ڈویژن شروع ہوا ہے اور اب تک 2020ء مختلف ترقیاتی سکیموں کے تحت تقریباً 21 ہزار ہیکٹز رقبہ پر شجرکاری کی گئی ہے جو کہ متعلقہ کمیونٹی کو تین سال کے بعد حوالہ کئے گئے ہیں، ان جنگلات کی حفاظت کے لئے محکمہ جنگلات باجوڑ میں کل ملازمین کی تعداد 84 ہے جن کی سکیل اور تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

عہدہ	سکیل	تعداد

ڈویژنل فارسٹ آفیسر	18	1
رینج فارسٹ آفیسر	16	2
اسسٹنٹ	16	1
سینیئر کلرک	14	1
کمپیوٹر آپریٹر	16	1
جونیئر کلرک	11	1
سی ڈی او	16	1
ڈپٹی رینجر	12	1
فارسٹر	10	15
فارسٹ گارڈ	8	38
ڈرائیور، کلاس فور۔ بدرگہ وغیرہ	7-3	21

(ب) فارسٹ آرڈیننس 2002ء کے قبائلی اضلاع تک توسیع کے بعد اس قانون پر مکمل عمل درآمد شروع ہو چکا ہے جس کے تحت ملزمان کے خلاف قانونی کارروائیاں کی جاری ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ بنجر زمینوں اور پہاڑوں پر مختلف ترقیاتی سکیموں کے تحت شجرکاری جاری ہے جس کے تحت تقریباً تین ملین پوداجات لگائے گئے ہیں۔

(ج) جی ہاں، سونامی پراجیکٹ کے تحت ضلع باجوڑ میں شجرکاری کی گئی ہے جس کے تحت اب تک تقریباً دو ملین پوداجات لگائے گئے ہیں، نیز اب تک 125 کلوژر کی موزون جنگلات کی نشاندہی کی گئی ہے جن میں58 جگہوں پر کلوژر تشکیل دیئے گئے ہیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave Applications: جناب احمد کنڈی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب فیصل آمین صاحب، منسٹر، آج کے لئے، جناب شکیل احمد خان صاحب، منسٹر، آج کے لئے، جناب نذیر احمد عباسی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، حاجی قلندر خان لودھی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ

ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ ستارہ آفرین صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ
مومنہ باسط صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب اکبر ایوب خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب
عاقب اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب وقار احمد خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے،
محترمہ آسیہ اسد صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب فہیم احمد خان صاحب، ایم پی اے، For two
For two days, 3^{rd} جناب فضل حکیم صاحب، ایم پی اے days, 3^{rd} and 4^{th} January;
For two days, 3^{rd} and 4^{th} حافظ عصام الدین صاحب، ایم پی اے، and 4^{th} January;
جناب محمد شفیق آفرید صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، January;
ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ سومی فلک ناز صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے جناب عارف احمد زئی صاحب،
مشیر، آج کے لئے، جناب ارشد ایوب خان، منسٹر، آج کے لئے، محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، ایم پی اے، آج کے
لئے، محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ، ایم پی اے، 31 دسمبر سے لے کر For the entire session;
جناب محمود خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب سراج الدین صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے،
سردار یوسف صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب روی کمار صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

'Noes' زیادہ ہوا یا 'Ayes' زیادہ ہوا ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 7، کال اٹنشن نوٹس، یہ بھی Defer کروا دیا، حافظ عصام الدین صاحب موجود نہیں۔ نثار احمد خان صاحب موجود ہیں، جی نثار احمد خان صاحب، کال اٹنشن نمبر 2150۔

جناب نثار احمد: کوم دے یرہ، او دریرہ، را او باسوئے خو، لا پکبنې نشته دے-----

جناب سپیکر: نہیں، میں نے پہلے Defer کیا ہے۔

جناب نثار احمد: نہ، Defer کوئ ئے مہ کنہ، او دریرہ ولې ئے Defer کوئ، کوئسچن خو نہ دے را وتلے یار-----

جناب سپیکر: نہیں، میں نے پہلے Defer کیا ہے، وہ حافظ عصام الدین صاحب والا Defer کیا ہے، نثار خان کو نہیں مل رہا ہے، ان کو نئی کاپی دیں، اختیار ولی صاحب، آپ ان کو دے دیں۔

جناب نثار احمد: نه مو دې را او بنکلے کنه۔۔۔۔

جناب سپیکر: نیٹ پہ دیکھ لیں۔

جناب نثار احمد: سر، ابھی Ready ہو رہا ہوں، دیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کی کمپیوٹر پہ دیکھ لیں۔

جناب نثار احمد: ایجنڈا نشته دے کنه۔ شکریه جناب سپیکر صاحب، دا خو د عصام الدین وو۔ شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ نئے ضم اضلاع کے لئے محکمہ نے نومبر 2020ء میں تقریباً تین ہزار خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لئے اشتہار دیا تھا جبکہ اسی طرح دیگر اضلاع کے لئے بھی خالی آسامیوں کے لئے دیا گیا تھا جو اپریل 2021ء تک پر کر لی گئی ہیں لیکن تاحال سابقہ قبائلی اضلاع کی خالی آسامیوں پر تعیناتیاں نہیں کی گئیں، چونکہ سابقہ قبائلی اضلاع تعلیمی لحاظ سے کافی پسماندہ ہیں جبکہ ابھی محکمے نے تمام مراحل مکمل کر لئے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ?Who will respond جی منسٹر ڈاکٹر امجد صاحب۔

جناب امجد علی (وزیر برائے ہاؤسنگ): شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ یہ نثار خان جو کال اٹنشن لیکر آئے ہیں، ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہ جواب آیا ہے کہ جو تین ہزار آسامیاں 2020ء میں ایڈورٹائز ہوئی تھیں، ان میں ابھی تک 1872 آسامیاں پر کی گئی ہیں، کچھ اضلاع میں ان پہ اپوائنٹمنٹ ہو چکی ہے جن میں بنوں ہے، باجوڑ ہے، کرم ہے، جن میں قاری، پی ایس ٹی اور ٹی ٹی، آئی ٹی، اس کے لئے لوگ کورٹ میں گئے ہیں، اس پہ Stay order ہے۔ تو جس طرح ڈیپارٹمنٹ کہہ رہا ہے کہ جب بھی Stay order ان سے Vacate ہو جائے گا تو ان شاء اللہ ان پہ بہت جلد ہم اپوائنٹمنٹ کریں گے۔ اگر نثار خان کو کوئی ڈیٹیل چاہیئے، اپنے ضلع کی یا ضلع وائز تو میرے پاس پوری ڈیٹیل پڑی ہے، جتنی آسامیاں جس ضلع میں ایڈوٹائز ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کے اوپر کورٹ کا Stay ہے؟

وزیر ہاؤسنگ: کورٹ کا Stay ہے، کچھ اضلاع میں ہے، یعنی ابھی تک اس میں 1872 اپوائنٹمنٹس ہو چکی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن ان کا کوئسچن فاٹا کے بارے میں ہے۔

وزیر ہاؤسنگ: فاٹا کے بارے میں کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر ہاؤسنگ: کچھ اضلاع میں جن میں کرم ہے، باجوڑ ہے، ان میں کچھ لوگ کورٹ گئے ہیں، وہاں پہ Stay لیا ہوا ہے، تو ڈیپارٹمنٹ کا جواب یہی ہے کہ جب یہ Stay vacate ہو جائے گا تو ہم ان شاء اللہ Within a week ان پر اپوائنٹمنٹ کریں گے۔

Mr. Speaker: Okay. Ji, Nisar Khan Sahib.

جناب نثار احمد: شکریہ، سپیکر صاحب۔ یہ جو جواب مجھے ملا ہے، میں تو اس سے مطمئن ہوں لیکن آپ کی توجہ میں ایک اہم پوائنٹ کی طرف لانا چاہتا ہوں۔ 2021-12-31 کو اظہر علی خان، چیف کنزرویٹر فارسٹ ریٹائرڈ ہو چکا ہے، ایک تاریخ سے تین تک ابھی تک گزشتہ تین دنوں سے یہ پوسٹ خالی پڑی ہوئی ہے، میرے خیال میں صوبے کی تاریخ میں یہ پہلی دفعہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ خالی پڑی ہوئی ہے، میں آنریبل منسٹر صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ اس پہ تھوڑی کلیئر وضاحت کریں کہ صوبے کی تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا ہے۔ اگرچہ اس کا (PSB) پی ایس بی ہوا ہے، اس پہ میٹنگ ہوئی تھی، جو بھی آنا ہے لیکن خالی رکھنا میرے خیال میں یہ اچھی بات نہیں ہے، تو اس کی وضاحت فرمائیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ادھر ڈیپارٹمنٹ کے لوگ آئے ہوئے ہیں، منسٹر صاحب، ان کے ساتھ ان کو بٹھا دیں تا کہ وہ ان کو Proper بتا دیں، جو انہوں نے ابھی اسمبلی میں بات کی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ: ٹھیک ہے، ان شاء اللہ ڈیپارٹمنٹ کو وہاں پہ بلاتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، نثار خان، ڈیپارٹمنٹ ادھر ہے۔

وزیر ہاؤسنگ: وہاں لابی میں ہیں۔

جناب سپیکر: یہ آپ کے ساتھ ابھی بیٹھ جاتے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ: لابی میں آپ آ جائیں، ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب بھی بیٹھ جاتے ہیں اور ڈیپارٹمنٹ بھی، ٹھیک ہے جی، نثار خان۔

جناب نثار احمد: سر، میں ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھنا نہیں چاہتا، میں یہ جو خالی عہدہ پڑا ہوا ہے، اس حوالے سے اسمبلی کو آگاہ کریں، باہر پختونخوا کے عوام کو آگاہ کریں کہ کیوں خالی پڑا ہوا ہے؟ میں یہ بات نہیں کر رہا کہ مجھے کسی کے ساتھ بٹھا دیں، مجھے بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ تو اب فارسٹ کی بات آپ کر رہے ہیں۔

جناب نثار احمد: میں فارسٹ کی بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو آپ ایجوکیشن تک محدود رہیں، آپ کی جو چیز تھی وہ ایجوکیشن کے اوپر تھی۔

جناب نثار احمد: سر، میں اس کی بات نہیں کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر تو اس کے لئے تیار ہوتے ہیں۔

جناب نثار احمد: میں فارسٹ کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اس کے لئے پھر آپ الگ کوسچن لیکر آئیں یا الگ چیز لیکر آئیں، تھینک یو۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی مجریہ 2022 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Thank you. Item No. 8, Introduction of Bill: Minister for Finance, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Public Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2022, in the House.

Mr. Taimur Saleem Khan (Minister for Finance): Mr. Speaker, I like to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Public Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2022, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced. Item No. 9. 'Consideration of Bill': Minister for Labour and Culture, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Deserving Artists Welfare Endowment Fund Bill, 2021 may be taken into consideration at once. Who will?

(Interruption)

جناب سپیکر: یہ آئٹم نمبر 9، شوکت یوسفزئی لیبر اینڈ کلچر کس کے پاس ہے؟ Deferred۔ اب آپ Seriousness کا اندازہ کر لیں، From the Treasury Benches کہ جن کا بل ہو وہ بھی نہ آئیں یا کسی کو نہ بتائیں تو یہ افسوسناک بات ہے۔ میں سی ایم صاحب کے نوٹس میں یہ ساری باتیں لاؤں گا، پہلے ایک دو ریزولیوشنز کر لیں جی۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: ریزولیوشنز ہیں وہ کر لیتے ہیں، ایک دو ریزولیوشنز کر لیں پھر آپ پوائنٹ آف آرڈر لے لیں۔ جی بابر سلیم صاحب، ریزولیوشن۔

جناب بابر سلیم سواتی: شکریہ، جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: رولزریلیکس کروائیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب بابر سلیم سواتی: جناب سپیکر، استدعا ہے کہ Rule 240 کے تحت 124 کو Relax کیا جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The rule is suspended.

قراردادیں

جناب سپیکر: جی بابر سلیم سواتی۔

جناب بابر سلیم سواتی: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت خیبر پختونخوا سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ باب 16 متفرق دفعہ نمبر 118 کی ذیلی دفعہ 2 جس کے تحت صوبائی حکومت محکمہ ہذا کو پابند کیا گیا تھا کہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013ء کے تحت لوکل گورنمنٹ ملازمین کے لئے ایک سال کے اندر اندر سروس سٹرکچر فراہم کرنا لازمی تھا، 2013ء سے لیکر آج تک آٹھ سالوں کا دراز عرصہ گزرنے کے باوجود ان ملازمین کو سروس سٹرکچر کی فراہمی نہیں ہوئی ہے۔

لہذا یہ اسمبلی متفقہ طور پر صوبائی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013ء کے تحت بھرتی شدہ تمام کیڈر کے ملازمین کے لئے سروس سٹرکچر فراہم کرنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں تاکہ ان ملازمین میں پائی جانے والی شدید بے چینی کا تدارک ہو سکے اور یہ ملازمین مکمل اطمینان کے ساتھ اپنے فرائض منصبی سرانجام دے سکیں۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the Honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed. Ji Ikhtiar Wali Sahib.

جناب اختیار ولی: تھینک یو۔ Rule relaxed ہے؟

جناب سپیکر: Relaxed ہے۔

جناب اختیار ولی: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں یہ ریزولیوشن اس ہاؤس کے آگے رکھنا چاہتا ہوں، FPA جس کو کہتے ہیں Fuel Price Adjustment surcharge جو آج کل تقریباً ہر بندے، تقریباً نہیں بلکہ یقیناً سو فیصد بجلی کے بلوں میں جا رہا ہے، ہمارے اپنے صوبے کی جو بجلی کی پیداوار ہے وہ ساری ہائیڈل ہے، اس میں تھرمل کا کوئی ایشو ہے ہی نہیں، میں اس پہ یہ ریزولیوشن لانا چاہتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پلیز۔

جناب اختیار ولی: آپ کی اجازت کے لئے مشکور ہوں کہ صوبہ خیبر پختونخوا بجلی کی پیداوار جو کہ ہائیڈل یعنی پانی کے ذریعے پیدا کی جاتی ہے لیکن بد قسمتی سے خیبر پختونخوا کے غریب عوام سے بجلی کے بلوں میں Fuel Price Adjustment, (FPA) Surcharge گزشتہ ایک لمبے عرصے سے باقاعدگی سے وصول کیا جا رہا ہے جو کہ اس صوبے کے عوام کے ساتھ زیادتی اور اٹھارہویں آئینی ترمیم کی سراسر خلاف ورزی ہے۔

لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے سفارش کرے کہ صوبے کے عوام کی بجلی کے بلوں سے FPA Surcharge کو فوری طور پر ختم کرے اور وصول شدہ رقم کی واپسی Rebate کا بندوبست کرے۔ Thank you very much.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the Honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed. Ji, Inayatullah Sahib.

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کی وساطت سے وزیر صحت کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ میری بات کو سنیں، پھر اس پہ مناسب جواب مجھے دیدیں۔ FCPS Part-I جو ہے یہ اس وقت بہت زیادہ لوگ پاس کر رہے ہیں۔ اس کے بعد، پارٹ فرسٹ پاس کرنے کے بعد، Written امتحان پاس کرنے کے بعد ان کی مختلف Specialties کے اندر Induction ہوتی ہے، بد قسمتی سے اس وقت بہت زیادہ لوگ پاس ہو گئے ہیں، بہت سے نوجوان ایسے ہیں کہ ایک انٹری ٹیسٹ اس کے بعد بھی رکھا گیا ہے، یعنی جو حکومت کے ادارے ہیں، پہلے زمانے میں اس کو PGMI کہتے تھے، اب ان لوگوں نے Replace کر دیا وہ نام، اب ایک اور Induction test رکھ دیا ہے، اس کی وجہ

سے بہت سے سٹوڈنٹس ایسے ہیں کہ ان کو ٹریننگ کے لئے TMO ship کے لئے Slots نہیں مل رہے ہیں، اب ان میں سے بہت سے نوجوان ایسے ہیں کہ جنہوں نے پارٹ فرسٹ کا Written امتحان پاس کیا ہے اور وہ Expire ہو رہا ہے، تو میں آپ کی وساطت سے جناب منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں، ان کو ایک دو، تین تجاویز بھی دینا چاہتا ہوں۔ یہ مسئلہ ایک مستقل مسئلہ ہے، ایک تو آپ این او سی Allow کریں، All specialties کے اندر Across the country، دوسری بات یہ ہے کہ آپ جو CPSP ہے، College of Physicians and Surgeons ہے، ان کے ساتھ بھی رابطہ کریں کہ اگر ان کو ایڈمیشن نہیں ملتا ہے، انہوں نے پاس کیا ہوا ہے اور دوبارہ یہاں پہ حکومت کے لیول پہ، ٹیچنگ ہاسپٹلز کے لیول پہ Induction test ہوتا ہے تو پھر ان کو یہ جو Expiry والا Provision ہے اس کو ختم کیا جائے، پھر یہ Expiry اس میں نہ ہو، ان کو جب بھی ایڈمشن ملے یا تیسری تجویز یہ ہے کہ جنہوں نے بہت پہلے کی ہو، ان لوگوں کو کوئی Way out دیا جائے، کوئی راستہ دیا جائے، یہ ہیلتھ کے حوالے سے یہ بات ہے اور ایک چھوٹی سی بات میں لوئر دیر کے حوالے سے کہنا چاہتا ہوں کہ دو بندے حاجی بادشاہ لقمان اور نوشاد خان، ان کو بہاول پور میں دو تین روز پہلے بے دردی کے ساتھ قتل کر دیا گیا، اس سے پہلے اکرم خان درانی صاحب نے امن وامان کے اوپر KP کے حوالے سے بات کی لیکن پنجاب میں مسلسل ہمارے KP belt سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو قتل کیا جاتا ہے اور ان دو بندوں کو بے دردی سے ڈاکوئں نے قتل کیا ہے، ان کی ایف آئی آر بھی درج ہے لیکن یہاں سے ایک میسج چل جانا چاہیئے یا پولیس کا جو Rep ہے، آپ کی وساطت سے ان کو بھی یہ بتانا چاہوں گا کہ IG (KP) اور چیف منسٹر KP پنجاب کے چیف منسٹر سے بات کریں کہ یہ جو مسلسل ہمارے KP سے تعلق رکھنے والے لوگ پٹھان قتل ہوتے ہیں، ان کی شہادتیں ہوتی ہیں، اس سے ایک Resentment پیدا ہو رہی ہے، اس کو رکوانے کے لئے سنجیدگی سے اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ میں Specifically ان دو بندوں کے حوالے سے بات کروں گا کہ ان کے قاتلوں کو نہ صرف گرفتار کیا جائے بلکہ ان کو معاوضہ بھی دیا جائے، پنجاب حکومت ان کو معاوضہ دے کیونکہ یہ ٹرک والے تھے، یہ سامان لے جا رہے تھے، Carriage ان کے ساتھ تھی، ٹرک لوڈ کئے ہوئے تھے، اپنی Destination پہ جا رہے تھے، ان کو رات کے وقت بے دردی سے ڈاکوؤں نے قتل کر دیا، ان کی شاہراہیں محفوظ نہیں ہیں، موٹروے محفوظ نہیں ہے، یہ حکومت کے لئے ایک

چیلنج ہے، میں آپ سے Expect کرتا ہوں کہ آپ اس پہ کوئی Serious ruling دیکر ان کو میسج Convey, communicate کریں گے۔

<u>جناب بہادر خان:</u> جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Minister Finance, respond please on particular issue.

<u>جناب بہادر خان:</u> جناب سپیکر صاحب، دې باره کښې زه هم خبره کول غواړم۔

<u>جناب سپیکر:</u> انہیں ان کا جواب تو دینے دیں۔

<u>جناب بہادر خان:</u> جناب سپیکر صاحب، دا زما حلقې سره تعلق ساتی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہاں جی، بہادر خان صاحب۔

<u>جناب بہادر خان:</u> یہ میرے رشتہ دار ہیں، پھر تھوڑی سی درخواست کریں گے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی بہادر خان صاحب۔

<u>جناب بہادر خان:</u> شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ دا باچا لقمان گوسم او نوشاد ډرائیور، یہ میرے گاؤں کے ہیں، دونوں کو 28 تاریخ کو کشمور بہاولپور تھانہ میں چین گوٹ کے قریب بے دردی سے شہید کیا گیا ہے، دا زمونږه د کلی مسئله ده، گوسم زما کلے دے او په هغې کښې دا زما رشته دار دے، دا کوم چې د چا گاډے دے، دا زما رشته دار دے، ډير په بے دردئ ئے وژلی دی، دوئ د دې طرف نه ماربل اوړی وو او هغه طرف نه د مال په تلاش کښې وو، منډئ ته تلل۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ کراچی میں واقعہ ہوا ہے؟

<u>جناب بہادر خان:</u> ډاکوانو وژلی دی، دهشتگردو وژلی دی، د تهانړې خوا ته، دا تهانړه ده، د دې خوا ته، دړې ورځې بیا د تهانړې خوا ته د سړک په کناره باندې گاډے ولاړ دے، دړې ورځې پراته وو او د پنجاب بهاولپور، دا خو ما تهانړه اووئیل کنه، چین گوٹ کے قریب بے دردی سے شہید کیا گیا، خوبهاولپور دے، دا دے زما سره ایف آئی آر هم دے، ایف آئی آر ئے کړےدے خو چونکه هغه تفتیشی افسر چې دے، په شپږمه ورځ خو مونږه راوړل او دفن مو کړل، اوس تفتیشی افسر چې دے نو هغې باندې د دوئ تحفظات دی چې یره هغه صحیح معلومات نه کوی ځکه چې دلته دړې ځلور ورځې د تهانړې خوا ته گاډے ولاړ دے، په

موټر وے باندې او دوئ ئے دا تپوس نه کوی، چې د چا ټائر پنکچر شی نو خلق او پولیس ورځی، د موټروے پولیس ورځی، د تهانړې پولیس ورځی، دا د دې تهانړې خوا ته ولاړ دے، وژلی ئے دی او په ډیکښې پراته دی او دوئ ئے تپوس نه کوی۔ مونږه دا پروزر مطالبه کوؤ د پختونخوا اسمبلئ نه چې دوئ ته معاوضه هم د پنجاب حکومت ورکړی، زمونږه حکومت ئے هم ورکړی او دا هم حکومت دې باقاعده د هغوی نه دا تپوس اوکړی، دا ملزمان دې زر تر زره گرفتار کړی او هغه اخرنی انجام ته ئے اورسوی، د دې مونږ پروزر مطالبه کوؤ۔

جناب سپیکر: جی تیمور سلیم جھگڑا صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر برائے خزانہ وصحت): جناب سپیکر، ہیلتھ کے Exams پہ کوئسچن تھا، میں اس کا جواب دوں گا۔ عنایت صاحب خود منسٹر ہیلتھ رہ چکے ہیں، ان کی جو بھی تجاویز ہیں ان پہ بیٹھ کر ایک Way forward بالکل ڈھونڈا جا سکتا ہے کیونکہ جو چیلنج ہے، میرے خیال میں اس پہ تو میں نہیں جاتا کہ ایک ہی امتحان کافی ہے یا دو امتحان کافی ہیں، میرے خیال میں جو نئے امتحان جو پی ایم اے نے Introduce کیا ہے اس کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ بالکل Strict merit پہ ہے، بڑے Scientifically designed ہیں، اس میں پاکستان کے جو بہترین میڈیکل ایکسپرٹس، یہ ہیلتھ ٹاسک فورس میں نے خود دیکھی ہے، Unfortunately جو اس ملک میں ہوتا ہے روایتی طور پہ، وہ یہ کہ اس ٹائپ کی Effort over time dilute ہو، میرے خیال میں اس کو تو بالکل نہیں Dilute کرنا چاہیئے۔ جو امتحان کے بعد لوگوں کو Opportunity دینے کی بات ہے، اس پہ میں عنایت صاحب سے Outside the assembly بات کرنا چاہوں گا کیونکہ میرے خیال میں یہ بڑا ضروری ہے، اس کے بجائے کہ ہر ایک بندہ وہ آئے اور Approach کرے، وہ یہ سمجھے کہ کوئی نہ کوئی طریقہ جو ہے، Side entry یا Lateral entry ہے، امتحان میں اس کے بجائے یہ جو Rules ہیں، Ring fenced ہوں اور جہاں پہ Capacity بڑھائی جا سکے وہ Capacity بالکل بڑھائی جائے، یہ ضروری ہے کہ یہ ہمارے سٹوڈنٹس کی بھی ٹریننگ ہو جائے، خاص طور پہ میڈیکل پروفیشن پہ کیونکہ پاس فیل یا Limited opportunity وہ ہر جگہ پہ ہوتی ہے، اس پہ ہم نے پہلے بھی کوشش کی ہے کہ جہاں پہ Capacity بڑھ سکتی ہو جو Demand based ہو جس پہ پبلک پیسہ استعمال کرنا Justifiable ہو، وہ ہم کریں اور آگے بھی کریں گے۔ میں عنایت صاحب سے Immediately سیشن کے بعد مل کر یہ ڈسکس کر لوں

گااور آگے جو Affected students ہیں ان سے بھی ان شاء اللہ بات ہو گی۔ جو دوسرا مسئلہ ہے، اس پہ آپ جو ہیں وہ دیں، Overall میں صرف یہ کہوں گا کہ اگر میں سیاسی بات نہیں کر رہا، ہماری لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن Over the last few years بہت بہتر ہوئی ہے، اللہ کرے ایسے ہی رہے لیکن جہاں پہ بھی یہ Event ہو، بالکل اس کی جڑ تک پہنچنا چاہیئے اور ان شاء اللہ پہنچیں گے، جو Feminine ہے یا جو لوگ کرائم کرتے ہیں، اس تک پہنچنا چاہیئے، میرے خیال میں اگر پنجاب گورنمنٹ کے ساتھ Take-up کرنا ہو گا تو وہ بھی ان شاء اللہ کریں گے، جیسے آپ مناسب سمجھیں، آپ کی رولنگ ان شاء اللہ Letter and spirit میں Follow کریں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ آپ ایسا کریں، آپ ایک ریزولیوشن لے آئیں تاکہ ایک جوائنٹ ریزولیوشن پاس کریں تاکہ وہ آگے جائے۔ آپ جھگڑا صاحب سے مل لیں، وہ مسئلہ آپ کا حل کرا دیتے ہیں، جو گاؤں کا ایشو ہے۔

<u>وزیر خزانہ:</u> ہم پنجاب گورنمنٹ کے ساتھ گورنمنٹ ٹو گورنمنٹ بھی Take up کر دیں گے اور جیسے آپ نے کہا ریزولیوشن جو ہے وہ پاس کر کے ہم۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جو ان کے گاؤں کا ہے، بہادر خان صاحب، آپ ان سے مل لیں، ان کو ڈیٹیل دے دیں، یہ بات کر لیتے ہیں جو بھی Concerned authorities ہیں۔

تحریک التواء نمبر 353 پر قاعدہ 73 کے تحت بحث

<u>Mr. Speaker:</u> Discussion on adjournment motion No.353: Nighat Bibi, this is your adjournment motion.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر، کون سی والی؟ ایک تو چل رہی ہے، وہ ہے یا جو آج۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> وہی ہے جو چل رہی ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر، اس پہ تو میں نے بات کر لی تھی۔

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا، آپ کی بات ہو گئی ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> نہیں سر، اس میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں، اس سے جڑی ہوئی بات ہے کہ جو ممبران اسمبلی بات نہیں کرنا چاہتے، اس پہ میں نے ایک ریزولیوشن آپ کو دی ہوئی ہے، اسی ٹاپک کے ساتھ ہی ہے، چھوٹی سی تین چار لائنوں کی، اگر وہ ریزولیوشن پاس کر دیں تو مہربانی ہو گی، معاملہ ختم ہو

جائے گا کیونکہ میرا خیال ہے کہ کوئی بھی اس موڈ میں نہیں ہے کہ وہ ان بچوں کے لئے بات کر سکے۔ اختیار ولی صاحب بات کرنا چاہتے ہیں لیکن میں چاہتی ہوں، اس کے بعد یہ ریزولیوشن پاس ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی اختیار ولی صاحب۔

جناب اختیار ولی: Thank you very much. جناب سپیکر، میڈم کی شاید یہ غلط فہمی ہے کہ اس پہ کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا، میں نے تو جمعہ والے دن ڈپٹی سپیکر صاحب سے یہ ریکویسٹ کی تھی کہ اس مسئلے کو، یہ نہ صرف Important ہے بلکہ یہ Sensitive بھی ہے، Most sensitive ہے، اس کو Carry on رکھیں، اس پہ سب کو ڈسکشن کرنی چاہیئے، بلکہ یہ تو اتنا Debatable issue ہے کہ اس کی کوئی حد نہیں ہے۔ یہ 2960 بچیاں نابالغ، معصوم بچیاں جن کا ریپ ہوا، جن کا قتل عام ہوا، جن کو اٹھا کر اغواء کیا گیا، یہ ان کے بارے میں آواز ہے، میں Appreciate کرتا ہوں کہ جو اس کا Mover ہے، میں سلام پیش کرتا ہوں، یہ زینب کا واقعہ ہو، مناہل کا ہو، حوض نور کا ہو، میرے اپنے ضلع نوشہرہ میں بلکہ پورے خیبر پختونخوا میں جہاں کہیں بھی ایسا کوئی واقعہ ہوا، پورے پاکستان میں، وہ ہماری بچیاں ہیں، ہماری اولاد ہیں، ہمیں اس پہ نظر رکھنی چاہیئے کہ یہ کسی اور کی بچی کے ساتھ جو ظلم ہوا ہے، وہ اپنے بچوں کو اور اپنی اولاد کو سامنے رکھ کر بندہ سوچے تو میرے خیال میں اس کو پتہ چل جائے گا کہ یہ کتنا دکھ ہے، کتنا درد ہے، کتنی اذیت ہے؟ جب آپ کی نابالغ اولاد کو اغواء کر لیا جاتا ہے اور وہ پھر پتہ نہیں چلتا کہ وہ کہاں سے ملے، ان کی لاشیں کبھی کنوئیں سے، کبھی کھیت سے، کبھی سڑک کے کنارے، کبھی کچرا کنڈی سے، تو ایسی چیزوں پہ میرے خیال میں ہمارے معاشرے میں جہاں پہ بگاڑ پیدا ہو رہا ہے، اس کی تو ایک اور داستان ہے کہ یہ کہاں کہاں سے پیدا ہوتی ہے لیکن میں Link کرتا ہوں ذاتی طور پہ اس چیز کو پولیس کے ساتھ، پولیس کا نظام ہماری پولیس کی میں برائی نہیں کرنا چاہتا، ہماری پولیس ایک اچھی فوج ہے لیکن بد قسمتی سے میرے ملک میں، میرے صوبے میں جو پولیس نظام رائج ہے، یہ سو سالہ پرانا نظام، آج بھی وہی پولیس وہ پروٹوکول کی ڈیوٹی کرتی ہے، وہی پولیس وہ تفتیش بھی کرتی ہے، وہی پولیس مجرم کو بھی پکڑتی ہے، ایسی پولیس مجرم کا مقابلہ کیسے کرے گی؟ جب تک اس معاشرے پہ قانون کا خوف نہ ہو، اس وردی کا، پولیس کی پہنی ہوئی کالی وردی کا خوف نہ ہو، یہ حوالات کی سلاخوں کا خوف نہ ہو، سزا کا خوف نہ ہو تو لوگ وہاں پہ پھر جرم کرتے ہیں کیونکہ ہمارے معاشرے میں سمگلر پولیس سے زیادہ طاقتور ہیں، منشیات فروش پولیس سے زیادہ طاقتور ہیں، اجرتی قاتل پولیس سے زیادہ Equipped ہیں، ان کے پاس وہ جدید اسلحہ ہے جو

میری پولیس کے پاس نہیں ہے، ان کے پاس 8 Vاور پتہ نہیں کون کونسی گاڑیاں ہیں، ہماری پولیس کے پاس تھانوں میں پہلے تو موبائل ایک تھانہ جس کی Radius آپ چیک کریں تو اس کے 15 اور 20 کلومیٹر کا Radius اس کا بنتا ہے، اس میں ان کے پاس ایک ایک موبائل ہوتا ہے، 50 اور 60 کی ٹوٹل نفری ہوتی ہے، کس طرح اس پولیس کا اور قانون کا خوف طاری ہوگا؟ جب تک ہم اپنی پولیس کو ایک کانسٹیبل جس کی تنخواہ Hardly تیس ہزار روپے نہیں ہے، اکیس ہزار روپے ہم نے مزدور کی دیہاڑی رکھی ہوئی ہے اور تیس ہزار روپے ہمارے کانسٹیبل کی تنخواہ ہے جس میں 681 روپے اس کو کھانے پینے کے لئے ملتے ہیں جو ایک مذاق ہے، اس کا الاؤنس آپ دیکھیں، 150 روپے، جس سے وہ اپنی وردی دھوتا ہے، پولیس کے رہنے کی جگہ کوئی نہیں ہے، آپ تھانوں میں جائیں تو بیرکوں کا براحال ہے، ہم پولیس سے اچھی پرفارمنس تو مانگتے ہیں لیکن ہسپتالوں میں جاکر اگر ہم دیکھیں تو ان کو ایک کمرے کی چوکی نہیں ملتی، اس تجزیے کا اور اس تذکرہ کا مقصد یہ تھا کہ جب تک ہم پولیس کو مضبوط نہیں کریں گے، اس میں ہمیں جدید ریفارمز لانے پڑیں گے۔ آپ ترقی یافتہ ممالک میں دیکھیں، وہاں پہ Detective agencies ہیں جو جرم کو پکڑتی ہیں، اس کو تلاش کرتی ہیں، ثبوت لاتی ہیں، ہماری وہی پولیس ہوتی ہے جو صبح و شام ساری ڈیوٹیاں کرتی ہے، وی آئی پیز کی ڈیوٹی تو پتہ نہیں کس کس کی ڈیوٹی، وہ سب ساری ڈیوٹیاں کرتی ہے، انویسٹی گیشن بھی کرتی ہے، چوروں کو بھی پکڑتی ہے، موبائل گشت بھی کرتی ہے، ہفتے میں ایک دن کی چھٹی کسی ایس ایچ او کو ملتی نہیں ہے، جو ہمارے کانسٹیبلز ہیں، ان سے آٹھ گھنٹے کی بجائے چوبیس گھنٹے کی ڈیوٹی لی جاتی ہے۔ جناب سپیکر، اس کے غلط اثرات ہماری پولیس فورس پر پڑرہے ہیں، وہ یہ ہیں کہ اکثر اوقات ہمارے پولیس آفیسرز اور سٹاف نچلا عملہ جتنا بھی ہے ان کو پھر وہ Drugs لینے پڑتے ہیں، اس کو آئس کہتے ہیں جو بھی کہتے ہیں، تاکہ ان کو نیند نہ آئے اور وہ مسلسل متواتر اڑتالیس اور بہتر (72) گھنٹے کی ڈیوٹی کریں۔ واقعات جتنے ہوئے ہیں، جس طرح نگہت بی بی نے ذکر کیا، یہ سارے قابل مذمت ہیں، ان سارے واقعات کی روک تھام کے لئے ہمیں اپنی پولیس فورس کو مضبوط کرنا ہوگا۔ آپ ان کا موٹروے پولیس کے ساتھ Comparison کریں تو ایک کانسٹیبل کی تنخواہ جو یہاں پر تیس ہزار ہے تو وہاں پہ ساٹھ ہزار روپے ہے، آپ ان کی مراعات دیکھیں، ہمیں اپنی پولیس فورس کو جدید اسلحے سے اور تمام جدید جتنے سائنسی آلات ہیں، ان سے Equipped کرنا ہوگا تو ان شاء اللہ ہم مسئلے پر قابو پاسکتے ہیں۔ .Thank you very much

<u>جناب سپیکر:</u> ان شاء اللہ۔ .Thank you very much ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر، نگہت بی بی نے بہت اہم تحریک التواء پیش کی ہے، اس ایوان میں اس سے پہلے بھی بار ہا بچوں کے ساتھ جو کرائمز ہوتے ہیں جو جنسی زیادتی ہوتی ہے، اس پہ یہاں پر سراپا احتجاج، ڈائس کے سامنے سب نے احتجاج کیا، سلیکٹ کمیٹی کے لئے بار ہا یہاں سے آوازیں اٹھیں اور اگر آپ کو یاد ہو، آپ کی سربراہی میں نوشہرہ میں حوض نور کا کیس ہوا تھا، اس کے بعد ایک سلیکٹ کمیٹی بنی تھی جس میں تمام ممبران تھے، پارلیمانی لیڈرز تھے، پورا پورا دن اس میں میٹنگز ہوتی رہیں لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ جنوری 2020ء سے لیکر ابھی تک 2020ء گزر گیا، 2021ء گزر گیا، ابھی 2022ء ہے لیکن وہ رپورٹ اس ایوان میں آتی ہے اور کیبنٹ کے ایجنڈے تک بھی آجاتی ہے لیکن وہاں سے پھر غائب ہو جاتی ہے۔ اس کمیٹی میں لاء ڈیپارٹمنٹ بھی بیٹھتا ہے، ایڈوکیٹ جنرل بھی بیٹھتا ہے اور اس کے باوجود اگر اس میں کوئی قانونی سقم تھی تو وہ ابھی تک دور کیوں نہیں کی گئی، اس ایوان میں وہ لیجسلیشن کیوں نہیں لے کر آئے؟ اس میں چائلڈ پروٹیکشن 2010ء میں کافی امنڈمنٹس آئی تھیں کہ ہر ضلع میں چائلڈ پروٹیکشن یونٹس ہوں گے، فیملی کورٹس ہوں گی، ہم اپنے بچوں کو تحفظ دیں گے، Awareness کا پروگرام چلائیں گے لیکن قابل افسوس بات یہ ہے کہ یہاں پر لیجسلیشن کے لئے ہم پورا پورا دن بیٹھتے ہیں، رپورٹ بھی اسمبلی میں آجاتی ہے لیکن حکومت کی سنجیدگی مجھے کہیں نظر نہیں آتی۔ جہاں ان کے انٹرسٹ کی بات ہوتی ہے تو دو دن میں بل ڈرافٹ بھی ہو جاتا ہے اور قانونی تقاضوں کو پورا بھی نہیں کیا جاتا اور پاس بھی ہو جاتا ہے لیکن جب اس ضلع پشاور کے لئے پروٹیکشن کی بات ہوتی ہے تو اس پہ اتنی خاموشی کیوں؟ 2020ء سے لیکر ابھی تک 2022ء آگیا ہے لیکن وہ بل ابھی تک اس ایوان تک نہیں پہنچ سکا۔ میری یہاں بات کرنے کے لئے یہی عرض ہے کہ وہ بل یہاں پر فی الفور لے کر آجائیں اور تمام چائلڈ پروٹیکشن یونٹس ہر ضلع میں فعال ہونے چاہئیں، جتنی اس میں اچھی امنڈمنٹس تھیں وہ ساری کی ساری اسی طرح اس بل میں ہونی چاہئیں کہ اس ایوان سے ایک اچھی لیجسلیشن ہو اور پھر اس طرح Implement بھی ہو۔ ابھی تک اس ایوان کو یہ نہیں بتایا گیا کہ اس بل میں ایسی کیا بات تھی کہ ابھی تک خاموش ہے ہماری حکومت، یہ بل اس اسمبلی میں کب لیکر آئیں گے؟-----

جناب سپیکر: اس میں ایسا ہے کہ جب وہ بل کیبنٹ کے پاس گیا تھا تو اس دوران اس کے اوپر فیڈرل لیجسلیشن ہو گئی تھی اور وہ آگئی تھی لیکن چلے قانون تو آگیا، وہاں سے آگیا، ایک ہی بات ہے لیکن کچھ چیزیں ایسی تھیں کہ جو ہم اس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھیں گے، جو ہم نے Awareness campaign کی

بات کی تھی،اس کے اندر Implementation کی بات کی تھی،اس میں صوبائی حکومت کواپنافرض پورا کرناہوگا،اس کے لئے ڈیپارٹمنٹ سے بات کرتے ہیں۔

جناب نثاراحمد: جناب سپیکر،۔۔۔۔

جناب سپیکر: نثاراحمد خان صاحب،آخر میں دیتاہوں۔جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس پہ چونکہ ریحانہ بی بی کوسب کچھ یاد تھا،ہمارے تواتنے زیادہ کام ہوتے ہیں،اس میں میں ٹریژری بنچز کی خواتین کوبھی کریڈٹ ضرور دیناچاہونگی کہ ہم نے آپ کے ڈیسک کے سامنے انہوں نے،اپوزیشن کی عورتوں نے، ہم نے یہ کمیٹی آپ سے درخواست کرکے بنائی تھی اور ٹریژری بنچز کی عورتیں بھی اس میں شامل تھیں،اس میں تین کمیٹیاں بنی تھیں، لیجسلیشن کمیٹی جس کو میں ہیڈکررہی تھی،اس کے بعد Awareness committee جس کو سمیرا شمس ہیڈکررہی تھیں، اس میں ایک اور کمیٹی تھی جس کو ریحانہ اسماعیل ہیڈکررہی تھیں،گوکہ ہماری کمیٹی کی تمام جوچیزیں تھیں وہ جب Main committee میں گئیں تواس کے بعد ہمیں پتہ نہیں چلاکہ وہ بل کہاں گیایاوہ چیزیں کہاں گئیں؟ ہم آپ سے ابھی یہی ریکویسٹ کرناچاہتے ہیں کہ یہ سلسلہ روز بروز بڑھتاچلا جارہاہے،اس سلسلے کوجب تک ہم نے،واقعی جوبات اختیارولی صاحب نے کی ہے،میری پولیس کے ایک سپاہی کو660 روپے مہینے کے ملتے ہیں جس کامطلب ہے سات روپے دن کے کھانے کے لئے،اس میں وہ کھاناکھائے، اس میں وہ پانی پیئے،اس میں وہ کیاکرے؟ جبکہ اگرآپ پنجاب کی پولیس کی تنخواہ دیکھیں توہماری پولیس کی تنخواہ اس سے بہت کم ہے،ان کی اگر کھانے پینے کی مراعات کو دیکھیں،ہماری یہاں پہ کم ہیں۔جناب سپیکرصاحب،جب تک ہم نے پولیس کو Strengthen نہیں کیا،جب تک ان کی مراعات کونہیں بڑھایا، ان کی تنخواہوں کونہیں بڑھایا،ان سے چوبیس چوبیس گھنٹے کام لینابند نہیں کیاتوپھرتوحالات یہی رہیں گے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی نثارخان۔

جناب نثاراحمد: شکریہ۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر،پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میرے پاس جونام ہیں،بی بی،اس پہ بحث کے لئے میں اس کو Call کررہاہوں،یہ پہلے سے نام دیئے ہوئے ہیں۔

جناب نثار احمد: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ د ټولو نه اول خو زه د نگهت بی بی شکریه ادا کوم چې دا زمونږه په معاشره کښې چې کوم تکلیفونه وی هغه اکثر په هغې باندې په اجتماعی طور هغه مخې ته راوړی، نو د هغوی مشکور یم او څنګه چې د یکښې د اغواء په حواله باندې خبره ده، یره اته میاشتې اوشوې چې د هغه ماشومې تر اوسه پورې پته نه لګی۔ د زینب واقعه دا ډیره افسوناکه خبره ده، بل طرف ته مونږه دا وایو چې یره زمونږ دومره مثالی کردار دے، مثالی پولیس مونږه جوړولو او بیا مونږه داسې په هغې کښې ناکام یو، نو پکار دا ده چې مونږ د ځان نه مخکښې الفاظ چې دی، مونږه خپل د صوبې عوامو ته دا ښودل چې هغې باندې هم سوچ اوکړو چې د هغې به مونږه ته څه نتیجه ملاویږی یا کوم یو سوچ به زمونږه جوړیږی د هغه خلقو، د عوامو؟ زه د دې سره Related د هغې په حواله چې د اغواګانو په سلسله کښې زه یو نوے انکشاف هم کوم چې زما په ضلع مهمند کښې په ډیوټۍ باندې یو کانسټیبل د خپل پولیس لائن نه اوچت شوے دے، بیا د هغه پلار عاجز مختلف چینلو ته هم لاړو، چا ورته ایف آئی آر نه کټ کولو، بیا هغه مجبور شو هغه په (A) 22 باندې ایف آئی آر په هغوی باندې درج کړو، تر ننه پورې هغوی خپل کانسټیبل، زما د ضلع مهمند پولیس Recover نه کړو، د هغې د یو میاشت نه زیات اوشوه۔ محمد علی شیر بابا در په در هر در ته روان دے، هر ځائے کښې سوالونه کوی خو هغه ته خپل بچے ملاؤ نه شو، نو دا ډیره د افسوس خبره ده چې زما په New merged districts کښې د پولیس هغه کردار دے چې کوم کردار زما مخکښې د ایف سی آر په سسټم کښې وو، په ایف سی آر کښې به چې څه کیدل، ځکه چې هغلته ښوک د چا ایف آئی آر نه درج کوی، د چا عرض نه اوری، نو بالکل د هغوی په دماغو کښې هغه سوچ دے، لکه هلته چې مونږه ته د ایف سی آر پی اے به مخکښې ناست وو او هم په هغه نظام زمونږه پولیس نه هلته خلقو ته انصاف ملاویږی، دومره تکلیف دے، باید چې په دې باندې زمونږه حکومت دومره۔۔۔۔

جناب سپیکر: نثار خان صاحب، پلیز ایڈجرنمنٹ موشن اور ہے، آپ کسی اور طرف بات کر رہے ہیں۔

جناب نثار احمد: زه راځم په ایډجرنمنټ موشن، نہیں جی، میں تو اور طرف نہیں چلا گیا، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ میں اغواء پہ بات کر رہا ہوں۔۔۔۔

Mr. Speaker: Please, confine yourself up to the adjournment motion, otherwise I will move forward.

جناب نثار احمد: وہ بندہ اغواء ہو چکا ہے، اگر اغواء کی نوعیت اور ہوتی ہے، اغواء کی اور بھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہونے دو، ہم یہ Harassment کے اوپر بات کر رہے، بچوں کے اوپر بات کر رہے ہیں، عورتوں کے اوپر بات کر رہے ہیں، آپ Always اپنی باتیں شروع کر دیتے ہیں۔

جناب نثار احمد: تو پھر مجھے بتا دیں لیکن میں اغواء پہ بات کر رہا ہوں، اغواء تو وہ ہوا ہے، خود۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس پہ بات کریں، جو ایڈجرنمنٹ موشن ہے اس پہ بات کریں۔

جناب نثار احمد: جو اغواء کا پوائنٹ آیا ہوا ہے، اس حوالے سے میں بات کر رہا ہوں، اگر آپ کو میرے بات سننا ناگزیر نہیں کرتا تو السلام علیکم، میں نہیں سناؤں گا۔

جناب سپیکر: وعلیکم السلام۔

جناب نثار احمد: میں اپنے علاقے کی بات نہیں کر سکتا، اس پہ بات نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: علاقے کی بات کریں لیکن ٹائم پہ کریں، میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اسمبلی کے Rules پڑھ کر آیا کریں، آپ اسمبلی کے Rules ہی نہیں پڑھتے۔ نگہت اورکزئی صاحبہ کہاں ہیں؟ اپنی ریزولیوشن لائیں، ریزولیوشن نمبر 1252۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں نے تو سارا کچھ سنبھال لیا تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے ریزولیوشن دی ہے، اسی ایڈجرنمنٹ موشن کے اوپر۔

قرارداد

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ اس پہ حمیرا بی بی کے بھی سائن ہیں، اس پر شگفتہ کے سائن ہیں، میرے سائن ہیں۔

جناب سپیکر صاحب، ہر گاہ کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں بچوں کے اغواء، جنسی زیادتی Harassment کے واقعات میں اضافہ رونما ہو رہا ہے، جبکہ ان کیسز میں ملوث مجرمان کا کوئی ڈیٹا محفوظ نہیں ہے۔ یہ کیسز صرف پانچ یا چھ دن پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کی زینت بننے کے بعد پھر سرد خانے کی نذر ہو جاتے ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی پر زور سفارش کرتی ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے تمام مجرمان جو بچوں کے اغواء، جنسی درندگی Sexual harassment میں ملوث ہیں، ان کا ایک Centralized DATA محفوظ کیا جائے جس سے ان مجرمان تک پہنچنے میں آسانی ہو۔

آپ نہیں تھے، کل میں نے جب یہ ایڈجرنمنٹ موشن پیش کی تو اس میں میرا جو Basic مطلب تھا، جو Basic point تھا، وہ یہ تھا کہ جو Habitual مجرم ہوتے ہیں، جو چاہے قتل کے ہوں، چاہے اغواء کے ہوں، چاہے جنسی Harassment کے ہوں، چاہے کسی قسم کا کوئی ایسا فرد جو کہ عادی مجرم ہو، اس کا ایک Centralized DATA ہونا چاہیئے جیسے کہ باہر کے ملکوں میں ہوتا ہے، تو وہ جلد از جلد، اب جیسے کہ میں نے کل مثال دی تھی کہ راولپنڈی میں ایک شخص نے تین سو بچوں کے ساتھ زیادتی کی، تو وہ کہاں سے پکڑا گیا؟ پولیس اس تک نہیں پہنچ سکی لیکن جب امیگریشن تک گئے تو اس کو تین دفعہ Deport کیا گیا تھا، چونکہ وہ لندن میں بھی اس جرم میں ملوث پایا گیا تھا، اس کے بعد ترکی میں بھی اس میں پایا گیا تھا، اس دفعہ ترکی کے لئے اس نے ویزے کے لئے Apply کیا تو یہ چونکہ Connected ہوتے ہیں جن کو سزا وہاں مل چکی ہوتی ہے تو یہ ڈیٹا میں ڈال دیتے ہیں کہ اس شخص نے یہ جرم کیا ہے۔ وہاں سے وہ بندہ سہیل اس کا نام ہے، وہ پھر وہاں سے پکڑا گیا، اس کو پولیس نے حراست میں لیکر اس سے اقرار بھی کروایا، اس کو سزا ملی نہیں ملی، وہ ہمیں پھر پتہ نہیں چلا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> میں آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ Forensic lab یہاں پر بنی چاہیئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ پولیس کو ایسی تفتیش کی طرف لے جانا چاہیئے، باہر سے لوگ منگوائیں، ان سے ٹریننگ دلوائیں، ان کو باہر بھیجیں تاکہ ہمارا جو ملک ہے ان درندوں سے صاف ہوسکے۔ تھینک یو۔

<u>Mr. Speaker:</u> The question before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed. The sitting is adjourned till 02:00 pm, Tuesday, 4th January, 2022.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 4 جنوری 2022ء بعداز دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)